كشف الستور

عن طوافِ القبور

حرمتِ طوافِ قبور میں مولانا مولوی غلام دستگیر صاحب مرحوم قصوری

اور دیگر علمائے علام کے فتوے اور رفع

بحثیں درج ہیں

پہلی مرتبہ سنہ ۱۹۰۴

کارخانہ پیسہ اخبار بمکان خادم التعلیم سٹیم پریس لاہور میں منشی محمد عبد العزیز منیجر کے

اہتمام سے طبع ہوا

قیمت ٦

استفتاء

بسم الله الرحمن الرحيم

سوال اینکه درمیانِ اہلِ محبت کہ باولیاء اللہ رضوان اللہ تعالے علیہم محبت و اعتقاد می میدارند برای تعظیم اولیاء اللہ طوافِ مزاراتِ اوشان مروج ست شرعاً جائز ست یا نہ بینوا توجروا۔

الجواب باعانۃ الملہم بالصواب آنکہ جائز ست چراکہ معنے طواف گرد گشتن چیزے را ومطلق طواف عبادت نیست کہ مختص بہ بیت اللہ شریف باشد نعم طوافِ بیت اللہ شریف عبادت ست وطوافِ اولیاء اللہ فعلِ تعظیم ست نہ عبادت تا کہ ممنوع باشد چنانکہ قیام دو قسم ست یکے عبادت چنانچہ قیام فی الصلوۃ دوم تعظیمی چنانچہ برای عظما، چنانچہ در احادیث شریفہ آمدہ قوموا لسیدکم پس طوافِ تعظیمی را بر طوافِ عبادت قیاس کردن وحکم کردن بعدمِ جواز قیاس مع الفارق ست نمی بینی کہ سجدہ از اعاظمِ افعالِ عبادت ست ہم دو قسم ست سجدۂ عبادت وسجدۂ تعظیم۔ سجدۂ تعظیم لغیر اللہ اگرچہ در شرائعِ سابقہ جائز بود مگر در شریعتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم حرام شد۔ اگر طوافِ تعظیم برائے غیر بیت اللہ ممنوع بودے برائینہ کدام نص از کلامِ ربانی یا احادیث نبوی یا قولِ مجتہد در حرمت او وارد شدے حالانکہ ہیچ سندِ حرمتِ او یافتہ نشدہ پس فعلِ تعظیم را بغلط فہمی خود فعلِ عبادت نام نہادہ بلا دلیلِ شرعی حرام گفتن بعید از عقل ونقل ست۔ اگر مدعی حرمت در دعوئ خود صادق ست بروی لازم کہ سند از اسنادِ مرقومۃ بالا پیش کند۔ واینکہ قولہ تعالے وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ سند گرفتہ حرام میفرمایند بدان ماند کہ قیامِ تعظیمی را بسندِ قولہ تعالے وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ حرام گویند حالانکہ قیام تعظیمی را کسے حرام نمی گوید پس عجب ست کہ وَلْيَطَّوَّفُوا الآیۃ را سندِ خود قرار دادہ اند حالانکہ این طواف عبادت ست و در تفصیلِ ارکانِ حجِ بیت اللہ شریف مذکور شدہ خاصۃ دین

آیۂ کریمہ ہیچ کلمہ حصر نیامدہ کہ از وی اختصاص طواف بہ بیت اللہ شریف ثابت شود اگر انصاف فرمایند طواف مراقد اولیاء اللہ تعالے ازین آیۂ شریفہ ہم ثابت میشود چرا کہ در تفسیر نیشاپوری تحت قولہ تعالیٰ اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ الآیۃ آمدہ واِنَّ انموذج بیت اللہ فی الانسان (وھو العالم الصغیر) القلب والذی وُضِعَ بِبَکَّۃَ صدر الانسان مبارکًا علیہ وَھُدًی یہتدی بہ جمیع اجزاء وجود عبد اللہ بجودہ فان النور الالٰھی اذا وقع فی القلب انفتح لہ واتسع فبہ یسمع وبہ یبصر وبہ یعقل وبہ ینطق وبہ یبطش وبہ یمشی وبہ یتحرک وبہ یسکن فِیْہِ اٰیٰتٌ بَیِّنٰتٌ یصل بہا الطالب الی مطلوبہ والقاصد الی مقصودہ انتہی کلامہ و در حدیث قدسی آمدہ لا یسعنی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدی المؤمن ونیز آمدہ قلب المؤمن عرش اللہ تعالیٰ و دربارۂ تعظیم اولیاء اللہ تعالیٰ احادیث نبویہ ہم وارد اند کہ اِنَّ من اجلالی وتوقیری توقیر الشیخ من امتی والشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ پس ہرگاہ کہ شانِ اولیاء اللہ تعالیٰ این ست پس چگونہ اکرام کردنِ ایشان ممنوع باشد۔ و در مشکوٰۃ شریف حدیث آمدہ کہ ما اجتمع قوم فی بیت من بیوت اللہ تعالی یتلون کتاب اللہ ویتدارسونہ بینہم الا نزلت علیہم السکینۃ وغشیتہم الرحمۃ وحفتہم الملائکۃ وذکرہم اللہ تعالی فیمن عندہ ومن بطأ بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ رواہ مسلم ومعنی حفتہم الملئکۃ چنین فرمودہ اند کہ طواف میکنند اوشانرا فرشتگان اگر این طواف عبادت بودے معاذ اللہ کہ فرشتگان عبادتِ غیر خدا کنند۔ پس معلوم شد کہ طوافِ تعظیم لغیر اللہ ولغیر بیت اللہ جائز ست وطوافِ عبادت مخصوص ببیت اللہ ست۔ ومولانا عبد الحکیم سیالکوٹی در زاد اللبیب طوافِ مراقد اولیا جائز فرمودہ اند وفی دستور القضاۃ من الملتقط وان کان قبر عبد صالح ویمکنہ ان یطوف حولہ ثلاث مرات فعل ذلک انتہی۔ وکذا فی خزانۃ الروایات ووسیلۃ القلوب ومصباح الطالبین وفتاوی بروہنہ سا

وشہزادہ دارا شکوہ کہ از علمائے وقت واہلِ نسبتِ باطنی ہم بودہ در سفینۃ الاولیاء نوشتہ کہ ہرگاہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ در مدینہ منورہ میرفتند طوافِ روضۂ مقدسۂ حضرتِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مینمودند۔ اگرچہ این کتب در بیانِ اخلاق وآداب اند اما چون این طواف از آداب است نہ از عبادات ومعاملات پس مارا سندِ این کتب ہم مفیدست فقط ——

حررہ خادم العلماء عبد الرحمن خیرپوری۔ یکم ماہ صفر ۱۳۰۵ ہجری المقدس

تحریر مولانا مولوی غلام دستگیر صاحب متوطنِ قصور ضلع لاہور در عدمِ جوازِ طوافِ قبور بجوابِ تحریرِ مولوی عبد الرحمن صاحب خیرپوری۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدًا ومصلیًا اما بعد مخفی نہ رہے کہ چند روز سے ریاستِ اسلامیہ بہاولپور سے ایک دستے نے مولوی عبد الرحمن صاحب خیرپوری کی تحریر در بابِ جوازِ طوافِ قبورِ اولیاء اللہ کے بھیجکر لکھا کہ اگر یہ مسئلہ حق ہے تو اسپر دستخط کرکے اتفاق اپنا ظاہر کریں ورنہ اسکا جواب لکھیں۔ چونکہ فقیر کو ردّ وجوابِ مخالفینِ اہلِ سنت اس ملک سے کم فرصت ملتی ہے اور نیز دو ایک رسالون مین سابق بھی عدمِ جوازِ طوافِ قبور لکھا گیا تھا۔ اسلئے اس تحریر کا جواب بذمۂ علمائے ریاستِ موصوف رکھکر اُس دستے سے عذر پیش کیا۔ مگر اُس طرف سے علاوہ اصرار اُس مخلص کے اور بھی بعض عمائد ریاست سے استدعا ہوئی کہ ضرور اظہارِ حق کرنا چاہئے۔ اسلئے تحریرِ مذکور کو

بطور قول قولہ نقل کرکے اسکا جواب ضروری قلم بند کرتا ہون - اللہ تعالی کی رضامندی حاصل کرنے کی نیت سے موافق مذہب اہل سنت کے لکھتا ہون اوسبحانہ وتعالے شانہ کے فضل سے امید ہے کہ علمای اہل سنت اسکو دیکھکر پسند فرماوینگے اور منصف حق پرست زیادہ بات نہ بڑھاوینگے اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ۔

قولہ سوال اینکہ درمیانِ اہلِ محبت کہ با ولیاء اللہ رضوان اللہ علیہم محبت واعتقادِ قلبی میدارند برای تعظیمِ اولیاء اللہ طوافِ مزاراتِ اوشان مروج ست شرعاً جائز ست یا نہ بینوا توجروا۔

الجواب باعانۃ الملہم بالصواب آنکہ جائز ست چراکہ معنے طواف گرد گشتن گرد چیزے را و مطلق طواف عبادت نیست کہ مختص بہ بیت اللہ شریف باشد۔ نعم طواف بیت اللہ شریف عبادت ست و طوافِ مزاراتِ اولیاء اللہ فعل تعظیم ست نہ عبادت تاکہ ممنوع باشد۔ چنانچہ قیام دو قسم ست یکے قیامِ عبادت چنانکہ قیام فی الصلوٰۃ دوم تعظیمی چنانچہ برائے خضار چنانچہ در احادیث شریف آمدہ قوموا السید کم پس طوافِ تعظیم را بر طوافِ عبادت قیاس کردن وحکم کردن بعدم جواز قیاس مع الفارق ست۔

فقیر عرض کرتا ہے کہ مجیب صاحب نے اس تحریر مین تسلیم کی ہے کہ طواف کعبہ شریفہ عبادت ہے جیسا کہ قیام فی الصلوٰۃ عبادت ہے پھر قیام تعظیمی بزرگوار کا جواز تو حدیث قوموا السید کم سے ثابت کیا ہے جو بجا ہے مگر طواف تعظیم قبور اولیاء کو بلا دلیل جائز لکھدیا ہے جو شان مفتیان تقوے شعار سے بعید معلوم ہوتا ہے — ذرہ غور فرماوین کہ ایک امر عبادت الٰہی کو جو اپنے نزدیک بھی یقیناً عبادت ہو بلا دلیل شرعی مخلوق کے واسطے روا کردینا جرأت علی الفتیا نہین تو اور کیا ہے اور آگے چلکر جن دلیلون سے جواز نقل کیا ہے اہل علم منصف مزاج کے نزدیک کوئی بھی اُنمین سے دلیل نہین اسکے جواز پر

جیسا کہ اپنے موقع پر ظاہر ہوگا۔

قولہ نمی بینی کہ سجدہ از اعاظم افعال عبادت ست ہم دو قسم ست سجدۂ عبادت وسجدۂ التعظیم۔ سجدۂ تعظیم اگرچہ در شرائع سابقہ جائز بود مگر در شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم حرام شد۔

فقیر کہتا ہے کہ سجدۂ تحیت باوصفے کہ شرائع سابقہ مین جائز تھا مگر دین اسلام مین بسبب کمال توحید وخدا پرستی کے روا نرکھا گیا بلکہ حرام قرار دیا گیا۔ اور ردّ المحتار علی الدر المختار مین بنقل بعضے معتبرات اسکو بھی کفر لکھا ہے جس سے محقق ہوا کہ فعل عبادت الٰہی کو مخلوق کے حق مین روا کردینا سوای دلیل شرعی کے بالکل ناروا ہے۔ سو اگر طواف قبور اولیاء کے جائز کرنے والے کے پاس دلیل اسکی کوئی آیت یا حدیث صحیح یا اجماع امت یا قیاس مجتہد جو بیچ چارون ادلۂ شرعیہ مین موجود ہے تو پیش کرے ورنہ تقول فی دین اللہ ہے جسکا اہل اسلام کو در جہ سے ہے واللہ ھو الموفق۔

قولہ اگر تعظیم براے غیر بیت اللہ ممنوع بودے ہر آئینہ کدام نص از کلام ربانی یا احادیث نبوی یا قول مجتہد در حرمت او وارد شدے حالانکہ ہیچ سند حرمت او یافتہ نشدہ۔ پس فعل تعظیم را بغلط فہمی بخود فعل عبادت نام نہادہ بلا دلیل شرعی حرام گفتن بعید از عقل ونقل ست۔ اگر مدعی حرمت در دعوی خود صادق ست بروے لازم کہ سند حرمت از اسناد مرقومۂ بالا پیش کند۔

فقیر کہتا ہے کہ مدعی حرمت طواف قبور کو اہل علم کے نزدیک کسی سند کے پیش کرنے کی حاجت نہین ہے جب آپ خود مقر ہین کہ طواف بیت اللہ عبادت الٰہی ہے مدعی حرمت آپ سے دلیل جواز طواف غیر بیت اللہ طلب کرتا ہے کہ کونسی آیت یا حدیث وغیرہما سے بیت اللہ کے سوا تعظیمی طواف کسی اور چیز کا روا ہے۔

قولہ وانکہ قولہ تعالے وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ را سند گرفتہ حرام میفرمایند بدان کنند کہ قیام تعظیمی را بسند قولہ تعالے وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ حرام گو…

قیام تعظیمی را کسے حرام نمیگوید پس عجب ست کہ ولیطوفوا الخ را سند خود قرار
دادہ اند حالانکہ این طواف عبادت ست و در تفصیل ارکان حج بیت اللہ شریف
مذکور شدہ خاصہ درین آیت کریمہ ہیچ کلمہ حصر نیامدہ کہ از وی اختصاص طواف
بہ بیت اللہ شریف ثابت شود۔

فقیر عرض کرتا ہے کہ اوپر مذکور ہوچکا ہے کہ قیام تعظیمی تو حدیث شریف سے ثابت ہوچکا ہے طواف تعظیمی کسی دلیل شرعی سے ثابت معلوم نہین ہوتا ہے اور آیہ شریفہ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ صریح فرما رہی ہے کہ طواف بیت اللہ ہی مشروع ہے۔ تفسیر مدارک وغیرہ مین لکھا ہے وھو مطاف اھل الغبراء کما ان العرش مطاف اھل السماء انتہی۔ اسلیئے جو طواف قبل از نزول اس آیت مبارک کے رائج تھے جیسا کہ صفا مروہ مین طواف تھا تو اصحاب کبار رضی اللہ عنہم بعد نازل ہونے اس آیت شریف کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے لگے کہ ہم پہلے اس سے صفا مروہ مین طواف کرتے تھے اور اب اللہ تعالی نے بیت اللہ کے طواف کا ارشاد فرمایا ہے اور صفا مروہ کا ذکر نہین کیا پس ہم اگر صفا مروہ مین طواف کرین تو کچھ حرج ہے تب یہ آیت شریف اتری اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا جیسا کہ صحیحین وغیرہما مین یہہ واقعہ مذکور ہے تبصرۃً صحیحین کی ضروری عبارت نقل کر دیتا ہون۔

صحیح بخاری شریف کے باب وجوب الصفا والمروہ وجعلہا من شعائر اللہ مین حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے حدیث طویل کے اخیر یون لکھا ہے کانوا یطوفون کلھم بالصفا والمروۃ فلما ذکر اللہ الطواف بالبیت ولم یذکر الصفا والمروۃ فی القرآن قالوا یا رسول اللہ کنا نطوف بالصفا والمروۃ وان اللہ تعالی انزل الطواف بالبیت فلم یذکر الصفا فھل علینا من حرج ان نطوف بالصفا والمروۃ فانزل اللہ تعالی اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ الآیۃ یہہ عبارت مطبوعہ احمدی کے صفحہ ۲۲۳ سے منقول ہوئی ہے اور اسکے حاشیہ پر صحیح مسلم کی یہہ عبارت درج ہے

وقال آخرون من الانصار انما امرنا بالطواف بالبیت ولم نؤمر بہ بین الصفا والمروۃ فانزل اللہ عزوجل اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ الآیۃ پس اہل علم وانصاف کو اب بخوبی یقین ہو گیا ہے کہ آیت وَلْیَطَّوَّفُوْا بِالْبَیْتِ الْعَتِیْقِ صاف دلیل ہے اسپر کہ کعبہ شریف ہی کا طواف کرو جب دوسری آیت سے صفا ومروہ میں طواف (جو درحقیقت وہ حقیقی طواف نہیں بلکہ سعی بین الصفا والمروہ کا نام طواف رکھا گیا ہے) روا معلوم ہوا تب مسلمانون نے اُسکا ارتکاب کیا پس ایسا ہی اگر مجوزین طواف قبور اولیا کے پاس کوئی دلیل شرعی اُسکے جواز کی ہے تو پیش کرین اور ہمکو تو جہانتک تلاش کی ہے کوئی دلیل نہین ملتی ہے بلکہ برعکس عدم جواز طواف قبور وغیرہا دلائل شرعیہ سے ثابت ہو رہا ہے۔

قولہ اگر انصاف فرمایند طواف مرقد اولیاء اللہ تعالیٰ ازین آیت شریف ہم ثابت میشود چرا کہ در تفسیر نیشاپوری تحت قولہ تعالیٰ اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ آمدہ وان انموذج بیت اللہ فی الانسان (وھو العالم الصغیر) القلب فالذی وضع بمکۃ صدر الانسان مبارکا علیہ وھدی یھتدی بہ جمیع اجزاء وجود عبد اللہ بجودہ فالنور الالٰھی اذا وقع فی القلب انفتح لہ واتسع فبہ یبصر وبہ یعقل وبہ ینطق وبہ یبطش وبہ یمشی وبہ یتحرک وبہ یسکن فیہ آیات بینات یصل بھا الطالب الی مطلوبہ والقاصد الی مقصودہ انتہی کلامہ۔

فقیر مجیب صاحب سے عرض کرتا ہے کہ آپ نے اس عبارت مین کونسی آیت یا حدیث یا قول مجتہد سے مزارات اولیاء اللہ کے طواف کو ثابت کیا ہے ذرہ برای مہربانی سمجھا دین کہ کسی مفسر کی عبارت کا نام آیت یا حدیث یا قول مجتہد ہے۔ اگر ایسی دلیلون سے آپ اثبات مدعا کرتے ہین تو صریح یہہ بھی فتوے دین کہ انسان (عالم صغیر) کے قلب کو جو بیت اللہ کا نمونہ ہے قبلہ بنا کر نماز بھی سجدہ بھی اُسکی طرف کیا کرین اور نیز قبور اولیا کو بھی سجدہ کر دین کہ اُنھین بھی زہی ارباب قلوب ہین خدا کے لئے دین اسلام مین خصوص اس وقت مین خرخرابی دین

بدرجۂ غایت ہے اور مذاہب زائغہ ہر قسم کے فتنہ برپا کر رہے ہین تو ہم اہل سنت کو لازم بل الزم ہے کہ ایسے فتوون سے زبان بند رکھین آخر قیامت کے روز حساب دینا ہے۔

قولہ و در حدیث قدسی آمدہ کہ لا یسعنی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدی المؤمن و نیز آمدہ کہ قلب المؤمن عرش اللہ تعالی۔

فقیر عرض کرتا ہے کہ اول دونو حدیثون کو کتب معتبرۂ احادیث کے نشان دیکر بعدہ کسی معتبر محدث سے انکی تصحیح لکھکر نقل کرکے پھر انکا نص ہونا واسطے جواز طواف قبور کے شرح وار بیان فرماوین تا سب کی سمجھ مین آ جاوے کہ ان دلائل شرعیہ سے فلانہ مسئلہ ثابت ہوا اور جب تک ایسا نہو تب تک اپنی فضیلت اور علمیت کو بٹہ نہ لگاوین اور فقیر کی محبانہ اور مخلصانہ تحریر کو برا نمانین۔

قولہ و در بارۂ تعظیم اولیاء اللہ تعالے احادیث نبویہ ہم وارد اند کہ انّ من اجلالی وتوقیری توقیر الشیخ من امتی والشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ۔ پس ہرگاہ کہ شان اولیاء اللہ تعالے این ست پس چگونہ اکرام کردن ایشان ممنوع باشد

فقیر کہتا ہے کہ ان دونو حدیثون کے الفاظ ہی بتا رہے ہین کہ یہہ موضوعات مین سے ہین اور ایسی دلائل کے پیش کرنے سے علماء اہل سنت ریشخند مخالفین ہوتے ہین خدا کے واسطے ذرہ غور فرما کر ہر عربی عبارت کو حدیث نہ فرمایا کرین جب تک کسی حدیث کا پتہ کتب حدیث سے نہ لگے تب تک جرأت کرنی دیانت سے بعید ہے۔ غیر حدیث کو حدیث کہدینے مین صحیح حدیثون مین سخت وعید وارد ہوئی ہے اللہ تعا محفوظ رکھے۔ اور یہہ بھی واضح رہے کہ جسقدر اکرام و اجلال اولیاء اللہ کا شرع سے حکم ہے ہم لوگ اسمین سے سر مو خلل انداز کو دشمن خدا تعالے اور رسول علیہ السلام کا یقین کرتے ہین البتہ غیر مشروع تعظیم کرنے سے روکتے ہین کہ قیامت کو اسکا جواب کچھ نہین بن پڑیگا۔ واللہ ھو الہادی۔

قولہ و در مشکوۃ شریف حدیث آمدہ کہ ما اجتمع قوم فی بیت من بیوت اللہ

یتلون کتاب اللہ ویتدارسون بینہم الا نزلت علیہم السکینۃ وغشیتہم

الرحمۃ وحفتہم الرحمۃ وذکرہم اللہ تعالیٰ فیمن عندہ ومن بطأ بہ عملہ لم یسرع

بہ نسبہ رواہ مسلم ومعنی حفتہم الملائکۃ چنین فرمودہ اند کہ طواف میکنند

او شانرا فرشتگان اگر این طواف عبادت بودے معاذ اللہ کہ فرشتگان عبادتِ

غیرِ خدا فرمایند پس معلوم شد کہ طواف تعظیم لغیر اللہ ولغیر بیت اللہ جائز ست وطواف

عبادت مخصوص بہ بیت اللہ است ـ

فقیر عرض کرتا ہے کہ مجیب صاحب نے اوپر دلیل نص آیت یا حدیث یا قول مجتہد سے طلب کی ہے پس اپنی تحریر کے موافق غور کرین کہ اوّل تو حدیث شریف فرشتون کے طواف کرنے پر واکرین کے لئے نص نہین ہے کہ تطوفہم الملائکۃ نہین فرمایا بلکہ لفظ حف کے معنے کثیرہ ہین جنمین سے اسجگہ احاطہ کے معنے بہت چسپان ہین جیسا کہ اہل علم پر روشن ہے ـ دوم اگر یہی معنے طواف کے مراد رکھے جاوین تاہم بنی آدم کو طواف قبور کی اجازت پر اسمین کوئی دلیل نہین ہے کیونکہ فرشتے تو بحکم الٰہی اس طواف پر مامور ہونگے بنی آدم کو طواف قبور کی اجازت کس حکم سے ہے اگر وہ حکم قرآن وحدیث صحیح واجماع وقیاس سے دکھلاوین کہ نص ہو طواف قبور پر تو ہمکو ایک ذرہ بھی اُسکی تعمیل مین توقف نہوگا ـ مگر جب تک اجازت صریح نہ ملے تو ایسی فرضی اور زعمی دلیلون سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا کام مخلوق کے واسطے کیونکر روا کردیا جاوے واللہ ھو الھادی اور یہہ بات اہل علم پر روشن ہے کہ جو احکام فرشتون سے متعلق ہین وہ سب حکم بنی آدم سے متعلق نہین ـ اور بفرض محال کر مان لین تو اس سے خالصًا للہ ذاکرین اللہ کا زندگی مین طواف کرنا پایا جاتا ہے قبور کے طواف کا تو نام ونشان اسمین نہین ہے ـ

قولہ ومولٰنا عبد الحکیم سیالکوٹی در زاد اللبیب نیز طواف مراقد اولیاء اللہ

جائز فرمودہ اند نفی دستور القضاۃ من الملتقط وان کان قبر عبد صالح

ویمکنہ ان یطوف حولہ ثلاث مرات فعل ذلک انتہی وکذا فی خزانۃ الروایات

و وسیلۃ القلوب و محک الطالبین و فتاوی برہنہ۔

فقیر کہتا ہے کہ اس قول مین مجیب صاحب نے بہت سی سہل انگاریان کی ہین اول تو اوپر نص آیت یا حدیث یا قول مجتہد کو سند مقرر کر چکے تھے اب ایسی کتابون کو جنمین ہر قسم کے رطب یابس جمع ہین سند مین پیش کرنے لگ گئے۔ آیت یا حدیث صحیح یا قول مجتہد سے سند پیش کرنا لازم تھا۔ دوم زاد اللبیب مولانا عبد الحکیم سیالکوٹی کی تالیف نہین۔ سنا گیا ہے کہ انکے خاندان مین سے کسی نے تالیف کی ہے اور جب اسکو دیکھا گیا تو اسمین مسائل صحیح بھی ہین اور نہایت ضعیف بلکہ موضوع باتین بھی منقول ہین اور خصوص مسئلہ طواف قبور مین کسی معتبر کتاب سے نقل نہین کی ہے صرف فی الفتاوے لکھکر آگے لکھا ہے کہ اگر کسی نیک کی قبر ہو تو ممکن ہے کہ اسکے گرد تین مرتبہ طواف کرلین۔ اور قبرون پر ہاتھ رکھنے مین اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ سنت و مستحب نہین لا بأس بہ ہے اور بعضون نے اسکو بدعت مکروہ کہا ہے کہ وہ عادت یہود و نصارے کی ہے یہہ ترجمہ ہے عبارت زاد اللبیب۔ اب غور کرو کہ جو روایت کسی مجہول کتاب سے منقول ہو اور اسکی دلیل قرآن یا حدیث صحیح یا اجماع یا قیاس مجتہد سے مذکور نہو تو اسکو کونسا دینی عالم قبول کریگا۔ یہہ حال ہے مجیب صاحب کی پہلی کتاب مستند کا۔ اب اخیر کتاب فتاوے برہنہ کو جو دیکھا گیا تو اسمین یون لکھا ہے (طواف گور صالح سہ بار رواست) اور دلیل اس مسئلہ کی کوئی نہین لکھی کہ کس آیت یا حدیث وغیرہا مین سے یہہ مسئلہ ثابت ہے۔ پھر قطع نظر اس سے مشہور ہے کہ فتاوی برہنہ مین بہت ضعیف مسائل و احادیث موضوعہ درج ہین۔ علاوہ ازین اس فتاوی برہنہ کی پہلی جلد محرمات کی بیان مین لکھا ہے (تعلم نطق چون شرب خمر ست ص ۱۰۲ سطر ۸ مطبوعہ لاہور اور ص ۹۷ سطر ۱۰ و ۲ مین لکھتے ہین۔ و در خبر ست کہ صوفی جوان رقص میکند شیطان انگشت در دُبر او می آرد تا یمین و شمال و بقیہ زند۔

اب اگر مولوی صاحب کا ان مسائل پر بھی اعتبار ہے اور اس کتاب کو کہا ...

اور اول سے آخر تک مانتے ہین تو مسئلہ بلا دلیل طواف قبر صالح کے جواز پر بھی فتوے دیوین - اور اگر مولوی صاحب منطق کی کتابون کا درس بھی ہمیشہ کرتے ہین اور صوفیون کے سماع و سرود و رقص کو روا جانتے ہین تو گویا فتاوی برہنہ کے مسائل و دلائل انکے نزدیک نامعتبر ٹھہرے پھر ایسی کتاب کی دلیل سے فعل عبادت الٰہی کو مخلوق کے واسطے روا کرنا انصاف و دیانت سے کیون نہین بعید سمجھتے ہین واللہ ھو الہادی -

قولہ و شاہزادہ دارا شکوہ کہ از علماء وقت و اہل نسبت باطنی ہم بود در سفینۃ الاولیاء ہم نوشتہ کہ ہر گاہ امام اعظمؒ در مدینہ منورہ میرفت طواف روضہ مقدسہ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مینمود (ند) اگرچہ این کتب در بیان اخلاق و آداب اند اما چون این طواف از آداب ست نہ از عبادات و معاملات پس مارا سند این کتب ہم مفید باشد فقط حررہ خادم العلماء عبد الرحمن خیر پوری یکم صفر ۱۳۰۰ھ سنہ ہجری المقدس -

فقیر عرض کرتا ہے کہ دارا شکوہ صاحب نے امام صاحبؒ کے طواف کو دیکھا تو نہ تھا کیونکہ صدہا سال اُنسے پیچھے پیدا ہوئے تھے پس وہ سلسلہ سند اس روایت کا کیون نہ لکھا یا کسی کتاب فقہ حنفی معتبر کا نام کیون نہ درج کیا جس سے یہہ روایت قابل اعتبار ٹھہرتی - حضرت علامت ایسی بے اصل روایات کا دین اسلام مین ایک ذرہ برابر بھی اعتبار نہین ہوتا - اب آپ منصف ہو کر سوچین کہ کئی متن و شرح و فتاوے فقہ حنفی کی معتبر مشہور ہین اور اُنمین آداب زیارت قبور درج ہین اگر امام صاحبؒ کا طواف روضہ منورہ کا واقعہ صحیح ثابت ہوتا تو اکابر علماء حنفی رح کیون نہ ذکر کرتے بلکہ امام صاحبؒ کے شاگردون کی کتابون مین ضرور درج ہوتا - پس برای خدا ایسی واہیات باتون پر بنیاد کر کے مخالفین اہل سنت کو نہ ستاوین اور قیامت کے حساب سے اندیشہ فرماوین وما علینا الا البلاغ المبین -

حضرت حافظ جی مولنا غلام مصطفے صاحب قصوری سلمہ اللہ تعالی نے فقیر سے ذکر کیا تھا

مولوی عبدالرحمن صاحب

مولوی غلام مرتضیٰ صاحب

کہ مینے بوقت سعادت زیارت روضۂ منورۂ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم چاہا تھا کہ گرداگرد روضہ شریف کے پھر کر احادیث مرقومۂ غلاف شریف کو ملاحظہ کرون اور طواف کا قطعاً خیال نہ تھا تاہم مجاورین اُس بقعہ منورہ نے مجکو دھمکایا کہ طواف نکرو کہ بیت اللہ شریف سے مخصوص ہے۔ پس جب اِن وقتون مین ایسا انتظام ہے تو اس سے پہلے وقتون مین کیُون اس سے زیادہ انتظام نہوگا۔ اور خود انحضرت امام صاحب رحمۃ ایسا نامشروع فعل کیُون کرنے لگے فافہم۔

اب یہان تک مجیب صاحب کے اقوال کے جواب شافی سے فارغ ہوکر ظاہر کیا جاتا ہے کہ اوپر قرآن وحدیث سے ثابت ہوچکا ہے کہ طواف اُسی چیز کا کرنا روا ہے جسکو قرآن وحدیث روا فرماوین اِس جگہ اسکی تاکید کے لئے تھوڑا سا تفسیر فتح العزیز سے بھی لکھدیا جاتا ہے کہ مولٰنا صاحب ختم المفسّرین والمحدّثین آیت اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ کے نیچے لکھتے ہیں در ابوداؤد و ترمذی بروایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آوردہ اند کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام میفرمودند انما جعل الطواف بالبیت والسعی بین الصفا والمروۃ ورمی الجمار لاقامۃ ذکر اللّٰہ لا لغیرہ پھر تھوڑا سا آگے چلکر لکھتے ہیں چنانچہ طواف بخانۂ کعبہ ست و وقوف بعرفات ست پھر آیت یُحِبُّوْنَہُمْ کَحُبِّ اللّٰہِ کے نیچے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک مقرر کرنے والون کے ذکر مین افادہ فرماتے ہین کہ بلکہ بعضے از ایشان باصور و ہیاکل و قبور و معابد و مساکن و مجالس آنہا یعنی انبیاء و اولیا و عُبّاد و زہّاد بین و احبار و علما کی قبور وغیرہ کے ساتھ ہم افعالے کہ در مسجد و کعبہ برای خدا باید کرد بعمل مے آرند مانند سر بر زمین نہادن و گرداگرد گشتن و دست بستہ بصورت ادب مقابل قبلہ در نماز ایستادن حالانکہ این محبت ایشان مقتضائے ایمان بخدا و برای خدا نیست تا نزد خدا مفید اُفتد و در رضامندئ او بکار آید زیراکہ این محبت از حد محبت مخلوق درگذشتہ است انتہیٰ **فقیر کہتا ہے** کہ اصل اس باب مین احادیث صحیحہ ہین جو صحیحین وغیرہما مین مروی ہین جنمین سے یہہ حدیث شریف جو آپ نے مرض اخیر مین فرمائی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ نے مدارج النبوۃ مین لکھا ہے

کہ آپ نے پانچ روز وفات مبارک سے پہلے فرمایا ہے لعن اللہ الیہود والنصارٰی اتخذوا قبور انبیائہم مساجد رواہ الشیخان وغیرہما اور یہہ بھی ارشاد سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے الا وان من کان قبلکم کانوا یتخذون قبور انبیائہم وصالحیہم مساجد الا فلا تتخذوا القبور مساجد انی انہاکم عن ذلک رواہ مسلم وغیرہ امام نووی شرح مسلم مین لکھتے ہین کہ علما فرماتے ہین کہ انبیا وغیرہم کے قبرون کے مسجد بنانے سے اسلئے نہی ہوئی کہ کہین تعظیم مین مبالغہ کرنے لگ جاوین اور اس فتنہ مین گرفتار ہو کر کفر تک نہ پہونچ جاوین جیسا کہ بہت سے پہلی امتون مین ایسا ہی واقع ہوا ہے انتہی مترجما - اور یہی امام نووی حدیث لا تجلسوا علی القبور ولا تصلوا الیہا کے نیچے امام شافعی رحمہ سے لکھتے ہین کہ وہ فرماتے تھے کہ مین ناپسند کرتا ہون اس تعظیم مخلوق کو کہ اسکی قبر کو مسجد بناوین کہ یہہ فتنہ ہے لوگون کے لئے انتہی مترجما - اور شیخ عبدالحق رحمہ محدث دہلوی شرح سفر السعادت مین قبرون پر چراغ جلانے کی نہی کی حدیث کے نیچے لکھتے ہین کہ علماء نے کہا ہے کہ یہہ نہی واسطے احتراز تعظیم قبور سے ہے چنانچہ نہی مسجد بنانے قبر کی بھی ایسی ہے انتہی مترجما وملخصا -

اب اس سے بخوبی محقق ہوا کہ مبالغہ تعظیم قبور سے نہی وارد ہوئی تاکہ لوگ اس فتنہ مین پڑکر کفر تک نہ پہونچ جاوین پس طواف قبور کرنا بھی صریح مبالغہ تعظیم مین ہے بلکہ اگر بنظر غور دیکھین تو یہہ طواف قبور مسجد بنانے قبور سے کچھ زیادہ ہے کہ فعل عبادت الٰہی کو بلا دلیل شرعی مخلوق کے واسطے روا کرتا ہے اگر یہہ مبالغہ تعظیم مین نہین تو اور کیا ہے علاوہ یہہ طواف تعظیم مشابہ بت پرستون کے شعار کے بھی ہے جیسا کہ تفسیر کبیر مین لکھتے ہین قال ابن عباس رضی اللہ عنہما کان علی الصفا صنم وعلی المروۃ صنم وکان اھل الجاھلیۃ یطوفون بہما ویمسحون بہما فلما جاء الاسلام کرہ المسلمون الطواف بینہما فانزل اللہ تعالیٰ ھذہ الآیۃ یعنی ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ ص ۱۹۵ جلد ۲ مطبوعۃ مصر -

اور حضرت شاہ عبد العزیز رئیس اہل تمیز علیہ الرحمۃ نے اس امر کو عمدہ تفصیل سے بیان فرمایا ہے جسکا حاصل یہہ ہے کہ خطرہ مشابہت کفار و بت پرستان تب معتبر ہوتا ہے جب حکم شرع وارد نہو اور جب حکم ناطق شرع کا وارد ہو جاوے جیسا کہ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ الآیۃ ہے کہ یہہ طواف تاکید طواف خانہ کعبہ اور اُسکی تتمیم کی تو وہ خطرہ مشابہت کا کوئی نہین رہتا ہے الی اخر ما حققہ بحق التحقیق و فصل بکمال التفصیل پس ان اوزار شرعیہ سے کئی اکابر علماء نے طواف قبر کو غیر مشروع وحرام لکھدیا ہے جنمین سے تفسیر فتح العزیز کی نقل اوپر گذر چکی ہے۔

اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی رح جنکو حضرت ختم المحدثین والمفسرین صاحب تفسیر فتح العزیز رح بیہقی وقت فرمایا کرتے تھے اور اُنکا ظاہر باطن کے علوم مین وحید العصر ہونا اُنکی تصانیف سے ظاہر ہے مالا بدمین لکھتے ہین کہ (سجدہ کردن بسوی قبور انبیاء و اولیاء وطواف گرد قبور کردن ودعا از انہا خواستن ونذر برای آنہا قبول کردن حرام ست بلکہ بعضے چیزہا ازان بکفر میرسانند۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم برآنہا لعنت گفتہ ست وازان منع فرمودہ وگفتہ کہ قبر مرا بُت نکنید) انتہی بالفعل یہہ دو کتابیں موجود تھین جنکی نقل ثبت ہوئی اب اخیر مین امام ابن الہمام جو حنفی مذہب مین مجتہد ہین اُنکے فتح القدیر سے ایک کلیہ نقل ہوتا ہے فرماتے ہین ویکرہ النوم عند القبر وقضاء الحاجۃ بل اولی وکل مالم یعہد من السنۃ والمعہود منہا لیس الا زیارتہا والدعاء عندہا قائما کما کان یفعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الخروج الی البقیع یقول السلام علیکم دار قوم مؤمنین و انا ان شاء اللہ تعالی بکم لاحقون اسال اللہ لی ولکم العافیۃ۔ واختلف فی اجلاس القارئین لیقرؤا عند القبر والمختار عدم الکراہۃ انتہی پس غیر معہود از سنت کا مقابر مین کرنا مکروہ ٹھہرا تو طواف قبور جو مسنون چھوڑکر مشروع بھی نہین بن سکتا ہے کیونکر سخت مکروہ نہو۔

رہا یہہ کہ ایک ادر مولوی صاحب مجوز طواف قبور اولیاء اللہ نے یہہ دلیل لکھی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جابر رض کی کھجوروں کے انبار کے گرد تین مرتبہ

طواف کیا تھا جیسا کہ مشکوۃ مین حدیث بخاری سے لکھا ہے سو فقیر کی بات کہ یہ آپ کا گرد پھرنا اُن خرما کے درختون یا انبار کھجورونکے جیسا کہ روایات بخاری مین لکھا ہے واسطے دعای برکت کے تھا جیسا کہ حدیث بخاری باب اذا قاص او جازفه فی الدین فهو جائز کے آخر مین لکھا ہے کہ جب حضرت جابر رضہ کا دَین ادا ہو کر بہت سی کھجورین بچ رہین تو اونہون نے حضرت عمر فاروق رضہ سے اُنکا ذکر کیا تو اونہون نے فرمایا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان درختون مین چلے پھرے تھے تو مینے یقین کر لیا تھا کہ ضرور اِنمین برکت ہو جاویگی۔ دیکھو ص ۳۴۳ مطبوعہ مطبع احمدی مین۔ پس کلام تو اسمین ہے کہ کسی چیز کا سوای کعبہ معظمہ کے طواف تعظیمی واسطے حاصل کرنے ثواب یا برکت کے شرع مین ثابت نہین اور اسپر یہ دلیل قائم کرنی بالکل لغو اور بیمحل ہے۔ البتہ اُس سے اتنا پایا گیا کہ اگر کسی بزرگ کے گرد پھرنے سے کسی قرضدار کے حال مین برکت پڑجاوے اور تھوڑی سی چیز سے بہت سا قرض ادا ہو جاوے تو اُس بزرگ کا گرد پھرنا بجا ہے۔ اور طواف قبور جو شرعًا غیر مشروع ہے اس سے اِس حدیث کو کیا تعلق۔ مُطاف معظم کے طواف پر طائف معظم کی دلیل لانی اہل علم کے نزدیک نہایت ہیچ پوچ بات ہے۔

اللہ تعالیٰ نیک سمجھ عطا فرماوین اور دین اسلام مین خلل اندازی سے بچائے۔ واللہ هو الموفق۔

فقیر نے جو یہ تحریر کی ہے محض خیرخواہی دین اسلام و رضا جوئی رب العلمین کے واسطے ہے خدانخواستہ کسی بزرگ آدمی اپنے دوست دینی کی خاطر آزاری وغیرہ ہرگز ہرگز منظور نہین ہے۔ وَاللهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ۔ او سبحانہ و تعالے شانہ اہل سُنّت کے ایسے بیجا اختلافات کو رفع فرماکر اتفاق نصیب کرے کہ مخالفین کے ریشخند نہون۔

آمین یا رب العالمین ؐ وصلی اللہ تعالی علی حبیبه و خیر خلقه محمد و عترته اجمعین برحمتك یا ارحم الراحمین

أمر برقمه الفقیر غلام دستگیر الهاشمی
الحنفی القصوری کان اللہ له

اصاب من اجاب۔ العبد فقیر غلام محمد گھوٹوی عفی عنہ امام مسجد شاہی لاہور بقلم خود	مجیب مصیب ہے۔ العبد سید غلام حسین عفی عنہ قصوری خادم مسجد حضرت صاحبزادہ صاحب بقلم خود
مافیہ صحیح وصواب العبد حافظ غلام مصطفےٰ قصوری بقلم خود	من ایقن ھذا فقد رشد واھتدی ومن اعرض عنہ فقد ضل وغوی العبد فقیر فضل حق صدیقی حنفی امام مسجد کلاں قصور بقلم خود
الجواب صحیح العبد محمد عبداللہ ٹونکی عفی عنہ اول مدرس عربی یونیورسٹی کالج لاہور۔	المجیب مصیب العبد فقیر خیر محمد عفی عنہ بہاولپوری
الجواب صحیح العبد جمعیت علی عفی عنہ مدرس مدرسہ بہاولپور	الجواب صحیح العبد خلیل احمد عفی عنہ مدرس بہاولپور

ماحررہ الفاضل الجلیل کافٍ للمنصف العقیل لا للمتعصب الذلیل
واللہ الھادی الی سواء السبیل
العبد
نمقہ السید محمد زمان شاہ القصوری والخیر فوری عفی عنہ

تمام شد تحریر مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری غفراللہ لہ

جواب مولوی محمد حسین صاحب دہلوی در اثبات حرمت طواف قبور

إِنِ الحُكمُ إِلَّا لِلّٰهِ طواف قبور انبیاء و اولیاء و دیگر مقامات متبرکہ سوای بیت اللہ زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً نادرست و حرام است و مرتکب حرام کہ اصرار بر آن سازد فاسق و فاجر است و اگر جائز و مستحب دانستہ بعمل آرد کافر است فی شرح المناسک للقاری ولا یطوف ای لا یدور حول البقعة الشریفة لان الطواف من مختصات الکعبة المنیفة فیحرم حول قبور الانبیاء والاولیاء ولا عبرة بما یفعله العامة الجهلة ولو کانوا فی صورة المشائخ والعلماء انتهی و در حدیث صحیح است الطواف کالصلوة یعنی طواف کعبہ مثل نماز است پس چیزے کہ مثل نماز مخصوص بود بحق تعالی برای غیر اللہ جل و علا کافر باشد و فی البحر الرائق والتعریف لیس بشیء لان الوقوف لما کان عبادة مخصوصة بمکان لم یجز فعله الا فی ذلک المکان کالطواف و غیره الا تری انه لا یجوز الطواف حول سائر البیوت تشبیهاً بالطواف حول الکعبة انتهی ـ معنی تعریف آنست کہ مردم بعض بلاد در صحرای معمورات خود جمع گردند نمونۂ اہل عرفات و اجتماع شان بعمل آوردہ در دعا و اذکار اہل عرفات مشغول میشوند پس ازین بدعت زجر و توبیخ کردہ شد کہ این وقوف مخصوص بعرفات است بجای دیگر درست نیست نباید کرد کہ انه لیس بشیء ـ و فی النهر الفائق التعریف لیس بشیء لان الوقوف لما کان عبادة مختصة بمکان لم یجز فعله الا فی ذلک المکان کالطواف وغیره الا تری انه لا یجوز الطواف حول سائر البیوت تشبیهاً کذا فی غایة البیان وهذا ظاهر فی انه یکره تحریماً وصرح فی المعراج بان لو طاف حول مسجداً یخشی علیه الکفر انتهی ـ وهکذا فی الکفایة شرح الهدایة ـ

و فی شرح العقائد النسفی وغیرها استحلال المعصیة صغیرة کانت او کبیرة کفر ـ ہرگاہ کہ ازین روایات کتب معتبرہ معلوم شد کہ طواف غیر کعبہ قبرے باشد یا غیر قبر یا مسجدے باشد یا غیر مسجد سوای مسجد الحرام حرام و نادرست و غیر جائز است پس تجویز مبتدعین جاہلین غالین مثل مجیب اول کہ اشد المغالطین در امر ترویج بدعت و شرک و احداث فی الدین

و برہم زن راہ توحید و سنت ست بل یکے از یُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ست از پایۂ اعتبار ساقط ولا اصل لہ فی الدین القیم ست و مقصود شارع از طواف خانۂ کعبہ معظمہ مکرر تعظیم و تکریم مخصوص ست کہ برای دیگر ازین قسم روا نباشد چون غیر کعبہ را طواف مقرر کردہ شود برابری غیر کعبہ بکعبہ معظمہ لازم آید و آن خلاف مقصود شارع ست پس روایتی کہ خلاف مقصود شارع باشد او را ہرگز قبول نباید کرد۔

اینوقت بسبب استعجال سائل بطور ابطال باطل و احقاق حق مختصر قلمی رفت ان شاء اللہ المستعان بعد ازین جوابے مبسوط برہم زن استدلالات مستدل باطل دندان شکن او و بیش اہل توحید و سنت بودہ معاون حق توان شد واللہ اعلم بالصواب

حررہ الفقیر محمد حسین الدہلوی عفا اللہ تعالے عنہ

جواب سلالۂ خاندان مصطفوی عمدۂ دودمان مرتضوی جناب سید محمد زمان شاہ صاحب متوطن بلدۂ خیرپور شرقیہ ملازم زمرۂ حاضر باشان حضور سرکار عالی بہاولپور دام اقبالہ ۲۴ صفر سنہ ۱۳۰۵ھ در عدم جواز طواف قبور انبیاء ع و اولیاء رح

الحمد للہ الذی اوضح لنا الحلال والحرام والصلوٰۃ علی رسولہ الذی بلغ الینا الاحکام و علی آلہ واصحابہ الذین فازوا غایۃ المرام اما بعد بر کافۂ انام از اہل اسلام مخفی و محتجب مباد کہ دیروز فتوای جناب مستطاب عالم جلیل فاضل بے مثیل مولائی و استاذی حضرت مولوی عبد الرحمن صاحب خیرپوری دربارۂ جواز طواف قبور اولیاء اللہ مندرجہ صادق الاخبار بہاولپور مطبوعہ ۲۳ صفر سنہ ۱۳۰۵ھ بمطالعہ این خاکسار رسید ازانجا کہ طواف قبور اولیاء در شریعت مقدسہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ممنوع و ناجائز ست و فتوای مذکور بر خلاف ملت مصطفوی ست پس بعد تحصیل اجازت از حضرت مولانا صاحب موصوف اعلاء لکلمۃ اللہ وابتغاء لمرضات اللہ جواب آن گفتنی و بمعرض بیان آوردن لازم افتاد فہا انا اشرع فی المقصود باعانۃ الوہاب المعبود قال مولانا الخیرپوری طواف قبور اولیاء اللہ شرعاً جائز ست چراکہ معنی طواف گرد گشتن ست

چیزے را و مطلق طواف عبادت نیست که مختص به بیت الله شرفه الله تعالیٰ باشد نعم طواف بیت الله
شریف عبادت ست و طواف مزارات اولیاء الله فعل تعظیمی ست نه عبادت تا که ممنوع
باشد چنانچه قیام دو قسم ست یکی عبادت چنانچه قیام فی الصلوٰۃ دوم تعظیمی چنانچه
برای عظما چنانچه در احادیث شریفه آمده که قوموا لسیدکم پس طواف تعظیمی را بر

طواف عبادت قیاس کردن و حکم کردن بعدم جواز قیاس مع الفارق ست۔ انتہی
بقدر الحاجۃ **اقول** طواف قبور اولیاء الله شرعاً ناجائز بلکہ حرام ست و عنقریب
اسناد معتبرہ دال بر عدم جواز مذکور خواہند شد۔ و معنی طواف اگرچہ لغۃ گرد گشتن چیزے
اما بلحاظ عرف معنی وی بجز گرد گشتن چیزے علی سبیل العبادت دیگرے نیست و ہمین معنی
عرفاً متبادر از وست چہ از قدیم الایام تا این زمانہ بجز طواف بیت الله و طواف اصنام
طوافے دیگر نہ کسے کردہ و نہ دیدہ و نہ شنیدہ است و این ہر دو علی سبیل العبادت کردہ
میشوند اما اول مشروع و موجب ثواب ست و ثانی کفر و مستلزم عقاب۔ و طوافے کہ
بعضے پیر پرستان این زمانہ میکنند و طواف تعظیمی نامش نہند از مخترعات جدیدہ شان
فلا یُعبأ بہ و ہویدا است کہ معانی عرفیہ را نسبت معانی لغویہ در شرائع دخل تمام ست
پس ثابت شد کہ عرفاً مطلق طواف عبادت ست پس پس گرد قبور گشتن جز اینکہ طواف عبادت
باشد دیگر نہ باشد و آن بغیر بیت الله حرام ست و فعل تعظیمی بودن این طواف از کتب
معتبرہ دینیہ مبرہن نمیشود بلکہ کلام مجتہدین و محدثین دین متین شاہد بر عدم جواز این طواف
است۔ حضرت علامہ نہامہ مجتہد الوقت مولانا ملا علی قاری علیہ الرحمۃ در مرقاۃ شرح مشکوٰۃ
تحریر فرمودہ اند و اذا زارہ یقرأ فاتحۃ الکتاب و قل ہو الله احد ثلاث مرات
ثم یدعو لہ و لا یمسح و لا یقبل فان ذالک من عادۃ النصاری۔ انتہی۔
اینجا خیال باید کرد کہ ہرگاہ از مسح کردن و بوسہ دادن کہ اندکے تعظیم ست بوجہ مشابہت
نصاری منع فرمودہ اند پس دربارہ طواف قبور کہ اعلیٰ مراتب تعظیم ست و تشبہ تام
بطواف اصنام میدارد بدون حرمت جزم و نہی شدید چہ فرمایند و باید کہ بطرف قول
بعض علما کہ بلفظ لا بأس در باب تقبیل قبر والدین صدور یافتہ رجوع کردہ نشود۔

چه اولاً قول بعض ست وثانیاً بلفظ لا بأس ست وفی رد المحتار علی الدر المختار قال فی النهایة لان لفظ لا بأس دلیل علی ان المستحب غیره لان البأس الشدة انتهی۔

وآنکه مولانا صاحب خیرپوری برقیاس قیام طواف را نیز دو قسم قرار داده اند می میگویم که این خود قیاس مع الفارق ست وفرق درمیان قیام وطواف بوجوه متکثره است اول آنکه طواف از قدیم محض بطور عبادت واقع میشود کما ذکرت آنفاً وقیام از قدیم بطریق عبادت وتعظیم هر دو واقع شده می آید ومتبادر عرفاً از طواف محض طواف عبادت ست واز قیام قیام هر دو قسم بوده است دوم آنکه قسم دوم قیام که تعظیمی باشد حسب تحریر مولانا خود بتصریح حدیث شریف ثابت شده ودر اثبات قسم دوم طواف که تعظیمی باشد از احدے حدیث وارد نشده بلکه تا بقول مجتهد هم یافته نمیشود بلکه مجتهدین تصریح بر حرمت طواف قبور فرموده اند سوم آنکه طواف صلوة ست چنانچه در هدایه مرقوم ست که قال النبی صلی الله علیه وسلم الطواف بالبیت الصلوة وهرگاه طواف صلوة ست وصلوة عبادت محض ومحض شده که لغیر الله والی غیر بیت الله نه بطور عبادت گذارده میشود ونه بطور تعظیم پس همچنین طواف عبادت محض ومخصوص لبیت الله وحرام لغیر بیت الله سے بخلاف قیام که آن حسب تحریر مولانا عبادت محض نیست کما هو المستند کما آمده است واگر بالفرض این قیاس مولانا صاحب درست ست پس مولانا صاحب را تقسیم رکوع بسوی رکوع عبادت ورکوع تعظیم برقیاس تقسیم قیام بسوی قیام عبادت وقیام تعظیم نیز مسلم کردنی افتد ولا قائل به احد **قال مولانا** الخیرپوری اگر طواف تعظیم برای غیر بیت الله ممنوع بودے برا ینکه کدام نص از کلام ربانی یا احادیث نبوی یا قول مجتهد در حرمت او وارد شدے حالانکه هیچ سند حرمت او یافته نشده **اقول** این کلام مولانا صاحب دلالت برآن میکند که کتب معتبره نیز نزد آنحضرت موجود نیستند یا با وجود وجود کتب تتبع ما فی الکتب نفرموده اند یا بوجه اعتماد حفظ پیران خود بهر اسناد ارکان لم یکن انگاشته اند **قال** مولانا الخیرپوری اگر مدعی حرمت در دعوی خود صادق است بروی لازم که

سند حرمت از اسناد مرقومہ بالا پیش کنند انتہی **اقول** ارشاد مولانا صاحب بر
سر و چشم ـ سند حرمت اول این ست کہ حضرت محدث بے مثیل مجتہد بے عدیل مولانا علی
قاری علیہ الرحمۃ کہ قول شان تا بحدے معتبر و مستند ست کہ کتب معتبرہ متداولہ مثل
رد المحتار وغیرہ باقوال و اسناد شان مملو و مشحون اند در کتاب منسک متقسط شرح
لباب المناسک مصنفہ شیخ امام رح تحریر فرمودہ اند ولا یطوف ای لا یدور حول
البقعۃ الشریفۃ لان الطواف من مختصات الکعبۃ المنیفۃ فیحرم حول قبور
الانبیاء والاولیاء ولا عبرۃ بما فعلہ العامۃ الجہلۃ ولو کانوا فی صورۃ المشائخ
والعلماء انتہی ازین عبارت اظہر من الشمس و ابین من الامس ست کہ مطلق طواف مختص
بہ بیت اللہ شریف ست و گرد قبور سہر حرام و ممنوع ست **سند دوم** این ست
کہ حضرت ختم المحدثین مولانا شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی قدس اللہ سرہ در تفسیر عزیزی
نوشتہ اند فلا جناح علیہ یعنی پس ہیچ خطرہ گناہ نیست بروی از جہت مشابہت کفار
و بت پرستان ان یطوف بہما یعنی در انکہ طواف کند باین ہر دو کوہ برائے تاکید
طواف بخانہ کعبہ و تتمیم آن زیرا کہ خطرہ گناہ مشابہت کفار و بت پرستان جائے
می باشد کہ در انجا حکم ناطق شرع وارد نشدہ باشد انتہی پس میگوییم کہ در باب جواز طواف قبور
ہیچ حکم ناطق شرع وارد نشدہ بلکہ نہی و حرمتش ثابت شدہ پس در وے طواف گناہ بوجہ مشابہت
کفار و بت پرستان واقع ہست و اجتناب از و لازمی ست و طواف کفار گرد اصنام مختص
ست چنانچہ در تفسیر جلالین در شان نزول این آیت نوشتہ نزلت لما کرہ المسلمون
ذالک لان اہل الجاہلیۃ کانوا یطوفون بہما وعلیہما صنمان یمسحونہما انتہی
سند سیوم این ست کہ در رد المحتار حاشیہ در مختار نوشتہ ہست و یکرہ النوم
عند القبر و قضاء الحاجۃ بل اولیٰ و کل ما لم یعہد من السنۃ انتہی و قدر الحاجۃ بین ما نحن فیہ
کہ طواف قبور از کدام سنت و حدیث معہود شدہ ہست حاشا و کلا قد ترتب السنۃ
من ہذہ الامور پس ہر گاہ طواف قبور از ہیچ سنت معہود نیست لا محالہ مکروہ خواہد بود
و ازین عبارت کہ لفظ یکرہ واقع شدہ مراد از و کراہت تحریمی ست زیرا کہ کراہت

درینجا مطلق ست و وی راجع میشود بسوی فرد کامل خود که کراهت تحریمی ست کما بُیّن
فی علم الاصول سند چهارم این ست که در رد المحتار بعد ازین عبارت مذکور نوشته
والمعهود منها لیس الا زیارتها والدعاء عندها قائما انتهی - و حضرت سید
المحدثین شیخ عبد الحق دهلوی در لمعات التنقیح نوشته اند والعمل فی ذلک الدعاء
للاموات والاستغفار لهم وبذلک وردت السنة انتهی بلفظ الا بعد لیس که
در عبارت رد المحتار واقع شده مفید حصر ست و همچنین تقدیم ما حقه التاخیر که در فقره
وبذلک وردت السنة واقع ست مفید حصر ست پس معهود من السنة محصور در زیارت
و دعا و استغفار ست و طواف قبور خارج از سنت و داخل در بدعت ست و بدعت هم سیئه
چه این طواف نهایت تعظیم قبر و موجب تشابه بُت پرستان ست پس نهایت ممنوع
باشد چه در حدیث آمده من تشبه بقوم فهو منهم و نیز در حدیث ست من سن سنة
سیئة کان علیه وزرها و وزر من عمل بها من بعده من غیر ان ینقص من اوزارهم شیء
کما فی المشکوة سند پنجم این ست که در لباب المناسک مصنفه حضرت شیخ امام رح
بعد ذکر حرمت طواف قبور نوشته ست ولا یمسح ولا یقبل الارض فانه بدعة انتهی -
و ایضا بحواله مرقاة نیز ممنوعیت تقبیل و مسح مزار ذکر کرده ام پس عقل سلیم از امتناع این قدر
تعظیم که قلیل ست با متناع طواف قبور که تعظیم عظیم و مبدا دیگر منهیات و کفریات تواند
شد بخوبی پی میبرد سند ششم این ست که طواف بیت الله شریف حسب تصریح حدیث
صلوة ست و صلوة عبادت محض ست که لغیر الله و الی غیر بیت الله حرام ست پس نتیجه
میشود که طواف عبادت محض ست و لغیر الله و الی غیر بیت الله حرام ست کما ذکرته آنفا
و اگر در خاطر معترضی مخطور گردد که حمل صلوة در حدیث شریف بر مطلق طواف نیست بلکه
بر طواف بیت الله ست و ظاهر ست که طواف قبور طواف بیت الله نیست و هرگاه
طواف بیت الله نیست صلوة نیست و هرگاه صلوة نیست پس مخصوص به بیت الله نیست
و جائز ست مر غیر بیت الله را جوابش اولا این ست که ممکن ست که قید لفظ بالبیت واقع در حدیث
اتفاقی باشد ثانیا آنکه ممکن ست که این قید احترازی باشد و وجه احتراز از طواف غیر بیت الله

این باشد که طواف غیر بیت الله صلوة نیست بلکه فسق والحاد محض ست و چگونه
این شنیع از ین قبیل مقصود خاطر مقدس نبوی صلی الله علیه وسلم میتواند شد که طواف عبارت از
گرد گشتن چیزے علی سبیل العبادت ست و عبادت غیر حرام مطلق ست و نماز اینکه رو
بقبله شده ادای ارکان مخصوصه کردن صلوة ست و صلوة مختص شد والی جهة بیت الله
است پس اگر شخصی همین ارکان مخصوصه را لغیر الله الی غیر جهة بیت الله ادا کند پس این معترض
را باید که این جا این فعل محرم را نیز بدین دلیل که این صلوة نیست زیرا که صلوة ادای ارکان
مخصوصه است بشرط رو بقبله شدن و اینجا رو بقبله شدن مفقود و نا موجود هم
صلوة نیست مختص شد والی جهة بیت الله نیست و روا است لغیر الله والی غیر بیت الله
ولا قائل به احد بل انه کفر و شرک صریح پس این معترض را جوابی و توجیهی که درین مقام
ملحوظ خاطر گردد همان جواب و توجیه در مقام الطواف بالبیت صلوة تصور کرده از
انکار خصوصیت مطلق طواف به بیت الله باز رهد بارے از خدا بترسد که آخر این
جهان گذشتن و بدان مکان پیوستن ست **سند هفتم** این ست که حضرت قاضی ثناء الله
صاحب پانی پتی مصنف تفسیر مظهری در مالا بد منه نوشته اند سجده کردن بسوی
قبور انبیا و اولیا و طواف قبور کردن و دعا از انها خواستن و نذر برای آنها
قبول کردن حرام ست بلکه چیزها از انها بکفر میرساند پیغمبر صلی الله علیه وسلم
بر آنها لعنت کرده و ازان منع فرموده و گفته که قبر مرا بت نکنید انتهی و اگر طالب
تحقیق را ازین هم زیاده تحقیق منظور باشد باید که فتوے جواز را تصدیق نکرده
بکتب معتبره حدیث و فقه و شروح آنها و کتب تفاسیر رجوع کند و مطالعه نماید
تا حقیقت حال منکشف گردد و در ورطه ضلالت نیفتد والله یهدی من یشاء الی صراط
مستقیم **قال** مولف خیرپوری و اینکه قول تعالی ولیطوفوا بالبیت العتیق
سند گرفته حرام میفرمایند بدان ماند که قیام تعظیمی را بسند قول تعالی وقوموا
لله قانتین حرام گویند **اقول** جواب این امر بر ذمه کسی ست که بسند این آیه
طواف قبور را حرام گوید و ملتزم چون دیگر اسناد معتبره مذکوره موجود اند پس چه ضرورت

کہ ازین آیت استدلال بر مدعای خود نمایم علی الخصوص مفہوم مخالف عند الحنفیہ معتبر نیست کما یشاہد علیہ علم الاصول اما مولنا صاحب را باید کہ حال طواف وقیام یکسان تصور نفرمایند کہ فیما بین این ہر دو فرق بسیار است چنانچہ سابق مذکور شد **قال** مولنا الخیر فوری اگر انصاف فرمایند طوافِ مراقدِ اولیاء اللہ تعالے ازین آیت شریفہ ہم ثابت میشود چرا کہ در تفسیرِ نیشاپوری تحت قولہ تعالے ان اول بیت وضع للناس آمدہ و آن انموذج بیت اللہ فی الانسان وہو العالم الصغیر القلب فالذی وضع ببکۃ صدر الانسان و در حدیثِ قدسی آمدہ کہ لا یسعنی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدی المؤمن ونیز آمدہ کہ قلب المؤمن عرش اللہ تعالے انتہی ملخصاً مختصر

اقول قطع نظر از چگونگی صحت عبارات مذکورہ در عبارتِ نیشاپوری وعبارتِ حدیثین ہیچ ذکر طواف نیست بلکہ از وے نامے ونشانے ہم نیست واگر مولنا صاحب بوجہ بودنِ قلب مومن نمونۂ بیت اللہ وبوجہ بودنش موسع خدا وبوجہ بودنش عرش اللہ تعالے اثبات طوافش از آیۃ ولیطوفوا الخ میفرمایند بارے بگویند کہ مومنین مامور بطواف عین بیت عتیق اند یا مامور بطواف نمونۂ بیت اللہ وعرشِ اللہ وموسعِ خدا خصوص در آیۃ ولیطوفوا الخ لفظ خاص بالبیت العتیق کہ فقط دلالت بر بیتِ معہودہ مشخصہ میکند واقع ست انموذجش ادرین لفظ خاص دخلے ورا ہے نیست وہر گاہ در لفظِ خاص قرآنی بحدیث آحاد زیادتی نمیتوان کرد پس بتاویلات خام مولانِ این زمانہ چہ میرسد واگر مولنا صاحب ازین عبارتِ نیشاپوری وازین ہر دو حدیث اثباتِ طواف غیر بیت اللہ میفرمایند پس تخصیص طواف قبور اولیا اللہ تعالے چہ معنی دارد بلکہ مولنا صاحب را انسب بایست کہ جمیع مومنین صالحین وطالحین را اجازت میدادندے تا ہر یک از صالح وطالح در زندگانی نیز طواف یکدیگر کردہ وتعظیم این عرش واین نمونہ بجا آوردے چہ در زمانہ حیات نیز این عرش واین نمونہ در ابدانِ مومنین موجود ومتحقق ست ونیز تخصیص ثلاث مرات کہ مولنا صاحب بحوالہ دستور القضاۃ تحریر فرمودہ اند

چہ معنی دارد بلکہ ہرگاہ این طواف بوجہ عرش اللہ ونمونہ بیت اللہ بودن قلب مومن
است پس میبایست کہ براہ کثیرہ ہم جائز بودے و ہر چند زیادہ بجا آوردہ شدے
موجب مزیت ثواب گشتے ولا قائل بہ احد بل ہو اکلہ ذنب کبیر **قال** مولنٰا
الخیر فوری و در بارہ تعظیم اولیاء اللہ تعالیٰ احادیث نبویہ ہم وارد اند کہ ان من
اجلالی و توقیری توقیر الشیخ من امتی و الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ پس ہرگاہ کہ شان
اولیاء اللہ تعالیٰ این ست پس چگونہ اکرام کردن ایشان ممنوع باشد انتہے۔
اقول مولنٰا صاحب را میبایست کہ این مدعا و این دلیل را بر منکران اولیاء اللہ
پیش کردندے ما را از جناب ایشان ہیچ انکار نیست اما از اعتقادیکہ شارع علیہ السلام
اجازت بدان نفرمودہ و مفضے بحد کفر ست صدہا بار بیزاریم و پناہ بخدا میجوئیم
و این ہم معلوم باد کہ کلام مولنٰا صاحب در بارہ جواز طواف قبور بود و اینجا در
مدعا و دلیل کہ حدیث ست ذکرے و اثرے از طواف نیست فقط لفظ تعظیم و
اجلال و توقیر و اکرام مذکور ست و از ینہا تعظیم مشروع مراد ست نہ غیر مشروع
کہ مثلاً طواف باشد اگر بر گفتۂ من اعتبار نباید کتب شروح حدیث را مطالعہ نمودہ
تسکین میباید فرمود و باز این ہم مخفی مباد کہ دلیل مولنٰا کہ حدیث ان من اجلالی الخ
است نص بر مدعای شان کہ تعظیم اولیا ست نمیتواند شد زیرا کہ لفظ شیخ بمعنے
پیشوای طریقت و ہم بمعنے خداوند و ہم بمعنے پیر سال آمدہ است و فیما بین این
معانی اگرچہ تضاد نیست اما نسبت عموم و خصوص من وجہ متحقق ست و معنی
شیخ درین حدیث علی ما ہو الظاہر و المتبادر پیر سال ست و ہمین ست معنی شیخ
و شاہد از قرآن شریف چنانچہ در آیت منسوخ التلاوۃ دون الحکم الشیخ و الشیخۃ
اذا زنیا الآیۃ واقع ست و چنانچہ در سورۂ یوسف ست قالوا یا ایہا العزیز ان
لہ ابا شیخا کبیرا الآیۃ و چنانچہ در سورۂ قصص ست و ابونا شیخ کبیر و درین ہر
ہر آیت از لفظ شیخ شخص پیر سال مراد ست **قال** مولنٰا الخیر فوری در مشکوٰۃ
شریف حدیث آمدہ کہ ما اجتمع قوم فی بیت من بیوت اللہ تعالیٰ یتلون کلام اللہ

ويتدارسونه بينهم الا نزلت عليهم السكينة وغشيتهم الرحمة وحفتهم الملائكة وذكرهم الله في
من عنده ومن بطأ به عمله لم يسرع به نسبه رواه مسلم و معنی حفتهم الملائكة چنین فرموده
اند که طواف میکنند ایشان را فرشتگان اگر این طواف عبادت بودے معاذ الله
که فرشتگان عبادت غیر خدا فرمایند پس معلوم شد که طواف تعظیماً لغیر الله و لغیر بیت الله
جائز ست انتهی بقدر الحاجت **اقول** اینکه مولنا صاحب خیر پوری از طواف
کردن فرشتگان گرد خوانندگان و متدارسان قرآن فی بیوت الرحمن جواز
طواف قبور استنباط کرده اند و طواف انسان گرد قبور را بر طواف ملائکه گرد متدارسان
قیاس فرموده اند این قیاس بوجوه کثیره بجائے خود نیست وجه اول اینکه درین
قیاس معنی جامع که مسمی به علت ست و رکن قیاس عبارت از وست یافته
نمیشود چه در حدیث مذکور علی ما هو الظاهر علت طواف ملائکه شرف تلاوت
و تدارس قرآن فی بیت من بیوت الله است و این شرف در قبر که توده خاک ست
بکلی مفقود و ناموجود ست چه ظاهر ست که ماهیت قبر توده خاک مدفن المیت ست
و این چیزے دیگر ست و شرف تلاوة و تدارس فی البیت امرے دیگر پس قیاس
این بران محض فاسد و باطل ست وجه ثانی اینکه مولنا ملا علی قاری علیه الرحمة
در مرقاة شرح مشکوة معنی حفتهم الملائكة احاطوا بهم او طافوا بهم و داروا حوالیهم نوشته
اند پس معلوم شد که لفظ حفت در معنی احاطت و طافت مشترک ست پس لفظ حفت
نص بر مدعای مولنا صاحب که طواف ست نخواهد شد بلکه مولنا صاحب را جائز
نیست که از لفظ حفت فقط معنی طواف اعتقاد فرمایند چه در منار در بحث مشترک
نوشته است و حکمه التوقف فیه وجه ثالث اینکه اد ملائکه منتهی الاحکام نیستیم وجه
رابع اینکه مولنا صاحب تخصیص طواف قبور چرا فرموده اند بلکه مناسب بود
که عامه خلائق مومنین را اجازت دادندے تا طواف متدارسان و خوانندگان
قرآن فی بیوت الرحمن نیز کردندے بلکه حسب رای مولانا همین طواف نسبت
طواف قبور انسب باجازت بود وجه خامس اینکه حضرت شیخ عبد الحق محقق محدث

دہلوی و حضرت مولانا ملا علی قاری ہم نیز معنے حفتہم الملائکۃ طافوا بہم معنی فقط ولفظاً
و معنیً معاً کردہ اند پس این ہر دو صاحبان ازین حدیث بدین معنے استنباط جواز
طواف قبور اولیا چرا نفرمودند آیا ایشان را مرتبۂ اجتہاد میسر نبود یا اولیاء کرام
در نظر فیض اثر ایشان قابل تعظیم نبودند حاشا و کلا بلکہ طواف قبور اولیا اگر شرعاً جائز
بودے اول ہمچنین مجتہدان حوالہ بیان کردندے وما قالوا بہ بل صرحوا بتحریمہ قال
مولانا الخیر فوری و مولنا عبد الحکیم صاحب سیالکوٹی در زاد اللبیب نیز طواف
مراقد اولیاء جائز فرمودہ اند انتہی اقول مولوی عبد الحکیم سیالکوٹی در صرف و نحو
و منطق و کلام عالمے خوب بودند اما در حدیث و تفسیر و فقہ کمال ایشان چندان معلوم و
مشتہر نیست تا کہ قول ایشان را مقابل بقول ملا علی قاری و سید ابن عابدین و شاہ
عبد العزیز و شیخ عبد الحق علیہم الرحمۃ توان کرد خصوص اصل عبارت زاد اللبیب
این ست ایضاً فیہ فی الفتاوی ان کان قبر عبد صالح فیمکنہ ان یطوف حولہ
ثلث مرات فعل فی ذلک انتہی پس ہرگاہ این نقل از فتوی ست پس چگونہ باسناد متون
و شروح کہ من ذکر کردہ ام مقابل توان شد در رد المحتار نوشتہ ست ان ما فی المتون
مقدم علی ما فی الشروح و ما فی الشروح مقدم علی ما فی الفتاوی انتہی بقدر الحاجۃ
و در زاد اللبیب بعد از عبارت مذکور نوشتہ است و اختلف فی وضع الید
علی القبور قیل انہ لیس بسنۃ ولا مستحب ولو فعل لا باس بہ و قیل انہ بدعۃ مکروہ لانہ
من عادۃ اہل الکتاب و فی الاحیاء لا یمسح القبور ولا یقبلہ ولا یمسہ فان ذلک من
عادۃ النصاری انتہی پس منصف لبیب را باید کہ بنظر انصاف ببیند و بگوید کہ
بوجہ تشابہ کفار در صدد عدم جواز وضع یدین و مسح و تقبیل قبور بودن مولانائے لکھنوی
و با وجود موجودگی تشابہ کفار در طواف قبور در صدد جواز این طواف بودن مولان
موصوف چہ قدر تسامح ست و باز ہرگاہ مقصود تعظیم ست قید ثلث مرات محض
عبث ست و در حق این کتاب این عبارت رد المحتار خوب صادق می آید لا یجوز
الافتاء من الکتب المختصرۃ لنقل الاقوال الضعیفۃ فیہا انتہی ملخصاً پس بسا عجب ست

بحال مولنا خیرپوری که اینچنین کتب نامستند فهمیده بحوالهٔ اینها فتوے میدهند
قال مولنا الخیرفوری وفی دستور القضاة من الملتقط وان کان قبر عبد
صالح ویمکنه ان یطوف حوله ثلاث مراة فعل ذلک انتهی وکذا فی خزانة الروایات
ووسیلة القلوب ومحک الطالبین وفتاوی برهنه انتهی اقول جواب این قول
همه آن ست که نسبت بزاد اللبیب نوشته ام هرچه آنجا مطالعه فرمایند اینجا
نیز همان ملحوظ دارند وعلاوه بران این ست که فتوے برهنه فیما بین العلماء زیاده
از حد نامعتبر و نامستند ست پس سند بدان گرفتن گویا خلاف جمهور فرمودن ست
واگر فتوے برهنه نزد مولنا صاحب معتبر ومستند ست پس واجب ولازم که
بحرمت سرود چنانچه در فتواے مذکور نوشته ست نیز قائل شوند واز دعوی حلت
سماع ودخول در مجالس سرود ووجد ورقص یکلی باز آیند این امر شایان شان
کرام نیست که کتب بے راه بلحاظ جای که موافق مدعائی خود بینند مستند انگارند و
باعتبار مقامیکه مخالف مراد خود باشد مردود دانند قال مولنا الخیرفوری وشاهزاده
داراشکوه که از علمائے وقت واهل نسبت باطنی هم بود در سفینة الاولیاء نوشته که
هرگاه امام اعظم رحمة الله علیه در مدینه منوره میرفتند طواف روضهٔ مقدسهٔ حضرت
سرور کائنات صلے الله علیه وسلم مینمودند انتهی اقول اولا معلوم باد که سفینة الاولیاء
نه از کتب تفسیر ست ونه از کتب حدیث وفقه بلکه منجمله کتب تواریخ اولیاء ست
که بروایات ضعیفه مملو اند پس کمال تسامح ست که مسئله دین را از کتب غیر معتبر اثبات
نموده شود وثانیاً باید فهمید که این عبارت که مولنا صاحب بحوالهٔ سفینة الاولیاء
ارقام فرموده اند در سفینة الاولیاء نه لفظاً یافته میشود ونه معنےً چنانچه اصل عبارت
سفینة الاولیاء درین مقام این ست وگویند هرگاه بطواف روضهٔ رسول الله صلی الله
علیه وسلم میرفتند میگفتند السلام علیک یا سید المرسلین جواب آمد وعلیک السلام
یا امام المسلمین انتهی پس ناظر منصف بغور باید که در اصل این عبارت ودر عبارتے که
مولنا صاحب نقل کرده اند چه قدر فرق لفظی ومعنوی ست وباری فی سبیل اند

بنظرِ انصاف فرمایند کہ طواف کردنِ امام ابوحنیفہ رح روضۂ مقدس نبوی را از کدام
لفظ اصل عبارتِ سفینۃ الاولیاء یافتہ میشود حاشا و کلا ہٰذا لیس معناہ بلکہ معنیٔ
اصلِ عبارتِ سفینۃ الاولیاء این ست کہ ہرگاہ امام اعظم رح برای طوافِ روضۂ
مقدس از شہرت و مکانے میرفتند در انجا رفتہ و رسیدہ السلام علیک یا سید المرسلین
میگفتند نہ آنکہ طواف میکردند و اگر ہمچنین بودی شہزادہ تصریح بدان کردہ لفظ
(طواف میفرمودند) چنانچہ مولنا صاحب خیرپوری این الحاق ناحق فرمودہ اند چرا
نگفتے و اظہر من الشمس ست کہ برای کارے رفتن را صدور و وقوع آن کار لازم
نیست چنانچہ شخصے بارادۂ طوافِ مزار نبوی صلی اللہ علیہ وسلم روانہ شد در انجا
رسیدہ یا در اثنا راہ بعلم و فقاہتِ خود یا حسب تنبیہ دیگرے معلومش گردید کہ
این کار در شریعت ناجائز و حرام ست پس نکرد و باز این ہم ہویدا باد کہ لفظ گویند
در اصل عبارتِ سفینۃ الاولیاء مرقوم ست چہ قدر دلالت بر ضعف میکند پس انکہ
مولنا صاحب خیرپوری عبارت خود ساختہ را حوالۂ سفینۃ الاولیاء نمودہ
و ثبوت طوافِ قبور را زو میدہند اتہام ناحق در حقِ آن عالم وقت و اہل نسبتِ
باطنی کردہ اند و ممدوح خود را مذموم ساختہ اند لیس ہذا من شان الکرام قال مولنا
الخیرپوری اگرچہ این کتب در بیانِ اخلاق و آداب اند اما چون طواف از آداب ست
نہ از عبادات و معاملات پس ما را سند این کتب ہم مفید ست انتہی اقول امری
مستحبِ شرعی گفتن و باز سندش از کتبِ تواریخ آوردن این چہ معنی دارد فی الواقع
این کار کارِ آنست کہ تعریفِ مستحب را کہ مافعلہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرۃ و ترکہ
اخری ست غلط فہمیدہ منقلب بدین الفاظ ساز دکہ المستحب ما ثبت بسفینۃ الاولیا
وغیرہ من کتب التواریخ سواء فعلہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم او لا و باز مولنا صاحب
این ہم بفرمایند کہ در کدام کتاب دین این قاعدہ معہود ست کہ در اثباتِ آداب
و مستحباتِ شرعی کتبِ تواریخ ہم مفید ے افتند الا لیس الامر کذا و اینکہ تحریر فرمودہ
اند کہ این طواف از آداب ست نہ از عبادات و معاملات من میگویم کہ این طواف از

عباداتست چنانچه سابقاً ثبت شد پس نزد مولٰنا نیز بعد نظر انصاف این کتاب سندش نتواند شد فقط ہذا ما خطر ببالی وجاری قلمی وارجو من اللہ تعالے ان یجعلہ خالصاً لوجہہ الکریم وستلزماً لفضلہ العمیم۔

حررہ فقیر باب اللہ۔ السید محمد زمان شاہ متوطن بلدۂ خیرپور شرقیہ ملازم زمرۂ حاضر باشان حضور سرکار عالی بہاولپور دام اقبالہ۔ ۲۴۔ صفر ۱۳۰۵ ہجری۔

این جواب باصواب زبانی عنایت فرمایم سلالۂ خاندان نبوی سید محمد زمان شاہ صاحب لسمع من رسید برای تردید اقوال مولوی محمد عبدالرحمٰن صاحب خیرپوری و طمانیت وتسکین طالب حق کافی بیدانم واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم

ہذا الجواب صحیح۔	حررہ
جمعیت علی عفی عنہ	خلیل احمد عفا اللہ عنہ
الجواب صحیح۔	ہذا الجواب صحیح۔
خویدم العلماء محمد غوث عفی عنہ	بندہ مشتاق احمد عفی عنہ و فقیر قادر بخش عفی عنہ

جواب مولانا مولوی قادر بخش صاحب واعظ شہر بہاولپور در عدم جواز طواف قبور

نحمد اللہ العلی العظیم حمداً کثیراً ونصلی علی رسولہ الذی جاءنا بشیراً ونذیراً وعلی الآل و الاصحاب الذین بہ مع جمّاً غفیراً الذین یخافون یوماً کان شرہ مستطیراً اما بعد سویدا بہ کہ فتوے مولوی عبدالرحمٰن صاحب خیرپوری دربارۂ جواز طواف قبور اولیاء مندرجہ صادق الاخبار بہاولپور مطبوعہ ۲۳ ماہ صفر ۱۳۰۵ھ بنظر این احقر رسید موجب کمال حسرت وافسوس گردید صدق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حیث قال یوشک ان یاتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقے من القرآن الا رسمہ الحدیث اگرچہ خاطر نمیخواست کہ در جواب این فتوے ذمیم قریب الکفر حرفے چند برنگارم چہ قائلین جواز طواف قبور مصداق حدیث شریف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ما ضل قوم بعد ہدی کانوا علیہ الا اوتوا الجدل اند بلکہ مصداق قولہ تعالی بل ہم قوم

خصمون انداما بفحوای آیهٔ کریمه قل الحق من ربکم تحریر جوابش فرض و لازم دانستیم
پس اختصاراً می‌نویسیم که طوافِ قبورِ اولیاء الله شرعاً ناجائز بلکه حرام ست چنانچه مولانا
ملا علی قاری علیه الرحمة در شرح مناسک نوشته اند ولا یطوف ای ولا یدور حول
البقعة الشریفة لان الطواف من مختصات الکعبة المنیفة فیحرم حول قبور الانبیاء والاولیاء
ولا عبرة بما یفعله العامة الجهلة ولو کانوا فی صورة المشائخ والعلماء انتهی و چنانچه
در کفایه حاشیهٔ هدایه مسطور ست الا تری ان من طاف حول مسجد سوی الکعبة یخشی
علیه الکفر انتهی والله اعلم مولوی عبد الرحمن صاحب خیرپوری درین اختراع
چه فائده مد نظر داشته اند و باوجود آگاهی ازین حدیث که من فارق الجماعة شبراً
فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه و باوجودِ اطلاع برین وعیدِ شدید که اتبعوا السواد
الاعظم فانه من شذ شذ فی النار خلاف جم غفیر متقدمین و متاخرین اهل السنة
والجماعة بعمل آورده رخنه اندازِ خانهٔ اسلام گشته اند ای امت مرحومه حضرت سرور
کائنات صلی الله علیه وسلم من شمایان را محض بوجه همدردی و هم مذهبی سوگند
خدا و رسولِ خدا داده میگویم که فتوے جوازِ طوافِ قبور را سراسر لغو و باطل دانید
و لبسوئیش هیچ التفات نکنید والا نسبت بشما نیز خوف کفر صحیح گردد این وقت
وقتِ حدوثِ اختلافات ست و این زمانه زمانهٔ اختراع بدعات و محدثات ست
صدق رسول الله صلی الله علیه وسلم حیث قال اوصیکم بتقوی الله والسمع
والطاعة وان کان عبداً حبشیاً فانه من یعش منکم بعدی فیری اختلافاً کثیراً فعلیکم
بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین تمسکوا بها وعضوا علیها بالنواجذ وایاکم
ومحدثات الامور فان کل محدثة بدعة وکل بدعة ضلالة رواه احمد وابو داود اے
اخوان مومنین اگر درین وقتِ فسادِ اینچنین بدعت را مردود دانسته عمل برین حدیث
شریف کنید که رسولِ کریم صلی الله علیه وسلم فرموده است که قبر را ثبت نکنید پس
برائے شما اجرِ صد شهید موعود ست قال النبی صلی الله علیه وسلم من تمسک بسنتی
عند فساد امتی فله اجر مائة شهید کما فی المشکوة اللهم اهد الخلائق صراطاً مستقیماً

وقریب ست کہ جوابات مشاہیر علما نوبت بہ نوبت مطبوع اخبار بہاولپور خواہند
شد مولوی صاحب خیرپوری و دیگر ناظرین منتظر مے بودہ باشند فقط ۔۔

حررہ الفقیر قادربخش واعظ شہر بہاولپور ۲۴ ربیع الاول ۱۳۰۵ہجری لعلے

استفتاء سید غلام مرتضیٰ شاہ صاحب مشیر حاضر باز
نواب مستطاب والئ ریاست بہاولپور دام اقبالہ
بخدمت علمائے حرمین شریفین زادہما اللہ تعظیما

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ما قولكم رحمكم الله تعالى ايها العلماء
الكرام والمفاتي العظام من فقهاء السادة
الاحناف والشوافع والمالكية والحنابلة
المجاورين لبيت الله الحرام في ان المولوي
عبد الرحمن متوطن خيرپور بيهم طواف
قبور الانبياء والاولياء تعظيما لهم بل يقول
بندبها واستحبابها شرعا وافتى بذلك
وشاعت تلك الفتوى عنه في البلاد و
العباد حتى ان اكثر الجهال ابتلوا في ذلك
ومستدله في ذلك امور عقلية ونقلية
اما العقلية فاحدها ان الطواف منقسم
قسمين طواف تحية وتعظيم وطواف عبادة
كما ان القيام كذلك قيام تعظيم كالقيام
لعظماء القوم وقيام عبادة كالقيام في الصلوة
فكما يجوز القيام التعظيمي

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اور مفتیان عظام
فقیہان سرداز حنفیہ اور شافعیہ اور مالکیہ اور
حنبلیہ بیت الحرام کے ہمسائے اللہ تم پر رحم
فرماوے اس مسئلہ میں کہ مولوی عبد الرحمن
خیرپوری طواف قبور انبیاء و اولیاء کو بطور
تعظیم کے مباح کہتا ہے بلکہ شرعاً اسکے ندب اور
استحباب کا قائل ہے اور اسکا فتوے بھی دیا ہے
اور یہ فتوے شہروں میں اور لوگوں میں
یہاں تک پھیل گیا ہے کہ اکثر جہال اسمیں مبتلا
ہوگئے ہیں اور سند لیے اسکا اس بات میں امور عقلیہ
نقلیہ ہیں۔ لیکن دلائل عقلیہ پس ایک تو یہ ہے
کہ طواف دو قسم ہے ایک طواف تحیۃ و تعظیم
دوسرا طواف عبادت چنانچہ قیام دو قسم ہے
تعظیمی جیسا قیام عظمائے قوم کے لیے اور عبادتی
جیسا نماز میں پس جسطرح قیام تعظیمی

و قریب ست کہ جوابات مشاہیر علما نوبت بہ نوبت مطبوع اخبار بہاولپور خواہد
شد مولوی صاحب خیر پوری و دیگر ناظرین منتظر مے بودہ باشند فقط ۔
حررہ الفقیر قادر بخش مفتی عدالت شہر بہاولپور ۲۳ ربیع الاول سنہ ۱۳۱۶ ہجری

استفتاء سید غلام مرتضیٰ شاہ صاحب مشیر حاضر باش نواب مستطاب والیٔ ریاست بہاولپور دام اقبالہ بخدمت علمائے حرمین شریفین زادہما اللہ تعظیما

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ما قولکم رحمکم اللہ تعالیٰ ایہا العلماء الکرام والمفاتی العظام من مقلدی السادۃ الاحناف والشوافع والمالکیۃ والحنابلۃ المجاورین ببیت اللہ الحرام فی ان المولوی عبد الرحمن المتوطن خیرپور یبیح طواف قبور الانبیاء والاولیاء تعظیما لہم بل یقول بندبہا واستحبابہا شرعا وافتی بذلک وشاعت تلک الفتوی عنہ فی البلاد والعباد حتی ان اکثر الجہال ابتلوا فیہ ومستندہ فی ذلک امور عقلیۃ ونقلیۃ اما العقلیۃ فاحدہا ان الطواف علی قسمین قسم طواف تحیۃ وتعظیم وقسم عبادۃ کما ان القیام کذلک قیام تعظیم کالقیام لعظماء القوم وقیام عبادۃ کالقیام فی الصلوۃ فکما یجوز القیام التعظیمی

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اور مفتیان عظام مقلدان مذاہب حنفیہ اور شافعیہ اور مالکیہ حنبلیہ بیت اللہ کے ہمسائے اللہ تم پر رحم فرماوے اس مسئلہ میں کہ مولوی عبد الرحمن خیرپوری طواف قبور انبیاء و اولیا کو بطور تعظیم کے مباح کہتا ہے بلکہ شرعا اسکے ندب اور استحباب کا قائل ہے اور اسکا فتوے بھی دے دیا ہے اور یہ فتوے شہروں میں اور لوگوں میں یہانتک پھیل گیا ہے کہ اکثر جہال اسمیں مبتلا ہو گئے ہیں اور اسکے مستند اس میں امور عقلیہ نقلیہ ہیں۔ لیکن دلائل عقلیہ پس ایک انمیں سے یہ ہے کہ طواف دو قسم ہے ایک طواف تحیہ تعظیم دوسرا طواف عبادت جیسے کہ قیام دو قسم ہے تعظیمی جیسا قیام عظمائے قوم کے لئے اور عبادتی جیسا نماز میں پس جسطرح قیام تعظیمی

دون قيام العبادة لغير الله تعالى كذلك
يجوز طواف التعظيم لغير الله تعالى دون
طواف العبادة وثانيها ان الفقهاء
الحنفية صرحوا بان الاصل في الاشياء
الاباحة ما لم يرد فيه تحريم ولم يوثر
فحرمة طواف القبور نهي لا في الكتاب
لا في السنة ولا عن المجتهدين المرضيين
فلما لم يرد فيه نهي بقي على اباحته - و
ثالثها ان في الانسان انموذج بيت الله
تعالى كما صرح في التفسير النيسابوري
تحت قوله تعالى اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ
لِلنَّاسِ وان انموذج بيت الله تعالى
في الانسان (وهو العالم الصغير) القلب
الخ فلما كان في الانسان انموذج البيت
جاز طوافه واما النقلية فمن السنة
انه صلى الله عليه وسلم قال في حديث
قدسي لا يسعني ارضي ولا سمائي ولكن
يسعني قلب عبدي المؤمن - وقال صلى الله
عليه وسلم ان من اجلالي وتوقيري
توقير الشيخ من امتي والشيخ في قومه
كالنبي في امته

غیر خدا کے لئے جائز ہے نہ قیام عبادت
اسیطرح طواف تعظیمی بھی غیر اللہ کے لئے
جائز ہے نہ قیام عبادت دوسری دلیل یہ ہے
کہ فقہاء حنفیہ نے تصریح کی ہے کہ اصل اشیاء
مین اباحت ہے جب تک کہ اُسمین تحریم وارد
نہو اور حرمت طواف قبور مین کوئی نہی وارد
نہین ہوئی نہ کتاب اللہ مین نہ سنت مین نہ ائمہ
مجتہدین مرضیین سے پس ہرگاہ نہی وارد نہین ہوئی
تو طواف اپنی اباحت پر رہا تیسری دلیل یہہ ہے کہ
انسان مین حسب تصریح تفسیر نیشاپوری بیت اللہ
کا نمونہ ہے چنانچہ تفسیر اس آیت مین اِنَّ
اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ تصریح کی ہے -
اور انسان مین جو عالم صغیر معتبر کیا جاتا ہے
نمونہ بیت اللہ کا قلب ہے الخ جب انسان مین
نمونہ بیت اللہ کا موجود ہوا تو اُسکا طواف
بھی جائز ہوا - اور لیکن دلائل نقلیہ پس حدیث
سے یہہ دلیل ہے کہ حدیث قدسی مین ہے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میرے
زمین اور آسمان میری گنجایش نہین رکھتے
لیکن میرے بندے مومن کا قلب میری
گنجایش رکھتا ہے - اور فرمایا حضرت صلعم
نے کہ تعظیم میری امت کے شیخ کی منجملہ میری تعظیم و
توقیر کے ہے اور شیخ اپنی قوم مین مثل نبی کی ہے

ولمّا كان هذا منزلته عند الله تعالى
فكيف يحرم تعظيمهم بالطواف۔
وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما اشتمل قوم في بيتٍ من بيوت
الله تعالى يتلون كتاب الله
تعالى ويتدارسونه بينهم
الا نزلت عليهم السكينة وغشيتهم
الرحمة وحفتهم الملائكة
وقال شراح الحديث
معنى قوله صلى الله عليه وسلم
وحفتهم الملائكة اى
طافوا بهم ودارواحولهم۔

فلما طافت الملائكة لغير الله تعالى
فما لنا ان لا نطوف لغير الله تعالى۔
وان كان طواف الملائكة عبادةً
معاذ الله ان تعبد الملائكة لغير الله
ومن الروايات الفقهية ان
في دستور القضاة من الملتقط
ان كان قبر عبد صالح ويمكن ان يطوف
له ثلث مرات فعل ذلك۔
وكذا في خزانة الروايات ووسيلة القلوب

اور جبکہ عند اللہ انکا مرتبہ اسقدر ہے
تو پھر انکی تعظیم بالطواف کسطرح سے حرام ہوگی
اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ کوئی قوم اللہ تعالے کی مسجدوں میں کسی
مسجد میں جمع نہیں ہوتی جو کتاب اللہ کی
تلاوت کرتے ہوں اور باہم دور کرتے ہوں
مگر انپر سکینہ نازل ہوتا ہے اور رحمت انکو
ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے انکے گرد
ہوجاتے ہیں۔ اور حدیث کے شراح نے
معنے قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
(حفتہم الملائکۃ) کے یہہ بیان کئے ہیں
طافوا بہم ودارواحولہم یعنی انکا
طواف کرتے ہیں اور انکے گرد اگرد پھرتے
ہیں۔ پس جب ملائکہ طواف غیر اللہ کا کریں
پھر ہمکو غیر خدا کا طواف کیوں جائز نہو۔
اور جو طواف ملائکہ کو عبادت قرار دیویں تو
معاذ اللہ کہ فرشتے غیر خدا کی عبادت کریں
اور روایات فقہیہ میں سے یہہ دلائل ہیں
ملتقط میں سے دستور القضاۃ میں نقل
کیا ہے کہ اگر عبد صالح کی قبر ہووے اور اسکے گرد
طواف تین مرتبہ ممکن ہوسکے تو کرلیوے۔
یہانتک عبارت ہے دستور القضاۃ کی
اور اسیطرح خزانۃ الروایات اور وسیلۃ القلوب

ومحك الطالبين - ويقولون ان
الامام الاعظم رح كان يسير لزيارة
الروضة المقدسة لرسول الله صلى الله عليه وسلم
ويطوف حوله -

وجم غفير من علماء الهند يخالفونه
في ذلك ——— و
يقولون ان الطواف حول غير بيت الله
الحرام من القبور والامكنة المشرفة سواء كان
لله تعالى او لغيره حرام والفاعل
والراضي آثمان ومن
فعله او افتى بذلك يُخشى عليه الكفرُ -
فان كان دعوى الفريق الاول عندكم
باطلا وقول الفريق الثاني حقا
فابطلوا الباطل بالكتاب والسنة
واقوال المجتهدين من الائمة
وابطلوا دلائلهم بالبراهين القاطعة و
اتيدوا الحق بالبينات الواضحة والحجج
الساطعة - واهدونا ماذا نعتقد في حق
ذلك المفتي وان كان عندكم
على عكس ذلك فكذلك احقوا الحق
وابطلوا الباطل فان قولكم عندنا
الفصل وحكمكم الجزل -
بينوا رحمكم الله توجروا

اور محک الطالبین مین - اور کہتے ہین کہ
حضرت امام اعظم رح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے روضہ مبارک کی زیارت کے واسطے جاتے
تھے اور گرد اُسکے طواف کرتے تھے -

اور ایک بڑا گروہ علماے ہند سے مولوی عبد
الرحمن کا خلاف کرتا ہے اس مسئلہ مین اور
کہتے ہین کہ طواف غیر بیت اللہ کا حرام ہے
خواہ قبور یا مکان محترم ہون - خدا کے واسطے
کرین یا غیر خدا کے واسطے - اور کرنے والا
اور راضی ہونے والا دونو گنہگار ہین - اور جو
اِسکو کرتا ہے یا اسکا فتوے دیتا ہے اُسپر کفر کا
خوف ہے - پس اگر فریق اول کا دعوے تمہارے
نزدیک باطل ہو اور فریق ثانی کا قول حق ہو
تو کتاب اور سنت کی دلیل سے اور مجتہدین امت
کے اقوال سے جو باطل ہو اسکا ابطال کرو اور
اُسکی دلیلون کو دلائل قاطعہ سے توڑو - اور
دلائل واضحہ اور حجتون روشن سے حق کی تائید
کرو - اور ہمکو بتلاؤ کہ اس مفتی کے حق مین
کیا اعتقاد کرین اور اگر تمہاری راے مین اسکے
برعکس ہو پس اُسیطرح حق کو ثابت کرو اور باطل کو
باطل ٹھہراؤ کیونکہ تمہارا قول ہمارے نزدیک
قول فیصل ہے اور حکم تمہارا مستحکم ہے -
واضح بیان کرو اللہ تم پر رحم فرماوے - ثواب پاؤگے

المستفتی سیّد غلام مرتضی شاہ
مشیر حاضر باش نواب مستطاب والئی
ریاست بہاولپور دام اقبالہ۔

فتوٰی طلب کرنے والا سید غلام مرتضی شاہ
مشیر حاضر باش نواب مستطاب والئے
ریاست بہاولپور دام اقبالہ کا۔

جواب حضرت مولانا مولوی محمد صالح صاحب متوطن مکہ معظمہ مفتی حنفیان دربارہ حرمت طواف قبور اولیاء کرام

الحمد لمن هو به حقيق۔
ومنه استمداد العون والتوفيق۔
دعوى الفريق الاول باطلة۔
اذ الطواف بالقبور مكروه۔
ولم يُعهد الطواف الا بالكعبة البهية
المشرفة۔ قال في الفتاوى الهندية
(ويكره عند القبر فعلُ مالم يعهد من السنة
والمعهود منها ليس الا زيارته والدعاء
قائمًا۔
كذا في البحر الرائق) انتهى
واطلاق الكراهة يفيد التحريم۔
والاستدلالُ بما في دستور القضاة
وخزانة الروايات ووسيلة القلوب،
وتحفة الطالبين جراءةٌ عظيمة على الفتوى
بما في كتب غريبة غير مشهورة۔
وقد صرح علماءنا بانه لا يحل
الافتاء من الكتب الغريبة التي
لم تشتهر وتتداول بين الناس۔

حمد اُسی ذات کو سزاوار ہے جو حمد کے لائق
ہے۔ اور اُسی سے مدد اور توفیق طلب کرتا ہون
فریق اول کا دعوے (جو طواف قبور جائز
کہتا ہے) باطل ہے کیونکہ قبور کا طواف مکروہ
(تحریمی) ہے۔ اور طواف بجز کعبہ مشرفہ کے
(شرعًا) مقرر نہین ہوا۔ فتاوی ہندیہ
(یعنی عالمگیری) مین ہے کہ جو چیز کہ سنت سے
مقرر نہین قبر کے پاس مکروہ ہے۔ اور سنت سے
صرف زیارت اور دعا کھڑے ہو کر ہی مقرر ہے
جیسا کہ بحر الرائق مین ہے۔ یہانتک عبارت
فتاوی ہندیہ کی الخ اور کراہت کا مطلق ذکر
کرنا تحریم کا فائدہ دیتا ہے۔ اور دستور القضاۃ
اور خزانۃ الروایات اور وسیلۃ القلوب اور
تحفۃ الطالبین کی روایت پر فتوی دینا بہت
بڑی دلیری اور جرأت ہے کہ غیر مشہور کتابون
کی روایات پر فتوی دیا ہے حالانکہ ہمارے
علماء نے تصریح کی ہے کہ اون کتابون سے فتوی دینا
جو مشہور اور متداول نہین ہوئین اور اونکے

لو يعلم حال مؤلفيها وضبطهم لما
نقلوه وتحاشيهم عن نقل الروايات
الضعيفة۔ فكم من مؤلف هو كحاطب
ليل او جارف سيل وناقل ما لا يفرق
بين الصحيح والضعيف ويعتقد ان
كل مستدير رغيف۔

وروى عن عائشة ام المؤمنين رض
قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من احدث في امرنا هذا ما ليس منه
فهو رد۔ رواه البخاري ومسلم وابوداؤد

ولفظه من صنع امرا على غير امرنا فهو رد
وابن ماجة۔
وفي رواية لمسلم من عمل عملا ليس عليه
امرنا فهو رد۔
وفي الحديث وشر الامور محدثاتها
وكل محدثة بدعة وكل بدعة
ضلالة۔
وعن ابي هريرة رض عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال انما اخشى عليكم

مؤلفین کا حال اور نقل کی پختگی اور ضعیف
روایتوں سے انکا احتراز کرنا معلوم نہو
ہرگز حلال نہین۔ کیونکہ بہت سے مؤلف مثل
شب مین لکڑیان لانے والون کی (کہ وہ
گیلی سوکھی لکڑی کے درمیان امتیاز نہین
کرسکتے) اور مہلک رَو کے ہوتے ہین۔
اور بہت سے ناقل صحیح وضعیف مین امتیاز
نہین کرتے اور ہر ایک گول چیز کو روٹی سمجھ
لیتے ہین۔ اور حضرت ام المؤمنین عائشہ رض
سے مروی ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جس شخص نے ہمارے دین مین ایسی نئی بات پیدا
کی جو اُسمین نہین تھی وہ مردود ہے۔ اسکو
بخاری ومسلم وابوداؤد نے روایت کیا ہے
اور ابوداؤد مین ہے جسنے کوئی امر ہمارے
امر کے خلاف کیا وہ مردود ہے اور ابن ماجہ نے
اور مسلم مین ہے جسنے ایسا عمل کیا جسکا
ہمنے حکم نہین کیا وہ مردود ہے۔
اور حدیث مین ہے کہ بدترین کامون مین سے
نوایجاد ہین اور ہر نیا امر بدعت ہے۔
اور ہر ایک بدعت گمراہی ہے۔
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ ابی ہریرہ رض
مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مین خوف رکھتا ہون تمہارے حال پر

شهوات الغي في بطونكم و
فروجكم ومضلات الهوى
رواه احمد والبزار في معاجمه
الثلاثة۔
وفي الحديث اما بعد فان اصدق الحديث
كتاب الله تعالى وافضل الهدى
هدى سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم
وشر الامور محدثاتها
وكل محدثة بدعة
وكل بدعة ضلالة وكل ضلالة في النار
رواه احمد في مسنده
ومسلم والنسائي وابن ماجه عن جابر
رضي الله تعالى عنه۔
ومعنى كل بدعة ضلالة ان كل بدعة
احدثت على خلاف الشرع
ضلالة اي توصف بذلك لاضلالها
والحق فيما جاء به الشارع وماذا بعد
الحق الا الضلال۔
ولا شك في ان الشارع ما جاء بالطواف
بالقبور وما هو الا ضلال لا يرضاه
المهيمن المتعال۔
ويكفي اجماع الامة على تركه۔
وقد قال صلى الله عليه وسلم

شہوات گمراہی سے جو تمہارے شکموں اور
شرمگاہوں میں ہیں اور گمراہ کرنے والی
شہوات سے۔ اس روایت کو احمد اور
بزار اور طبرانی نے اپنی معاجم ثلاث میں ذکر کیا ہے
اور حدیث میں ہے سب باتوں سے زیادہ
سچی کتاب اللہ ہے اور سب طریقوں سے بہتر
طریقہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے
اور سب امور سے بدتر نئے نکالے ہوئے
امور ہیں اور سب نو پیدا کام بدعت ہیں
اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ
میں ہے یہہ روایت احمد نے اپنی مسند میں
اور مسلم اور نسائی اور ابن ماجہ نے جابر رضی سے
بیان کی ہے۔
اور کل بدعة ضلالة کے یہہ معنے ہیں کہ جو
بدعت نکالی جاوے خلاف حکم شرع کے وہ
گمراہی ہے چونکہ وہ باعث گمراہی ہے اسواسطے
اسکو گمراہی سے موصوف کیا۔ اور حق وہ ہے
کہ جو شرع میں وارد ہوا اور سوا حق کے جو ہے
وہ گمراہی ہے اور بیشبہ شارع کی طرف سے
طواف قبور کہیں ثابت نہیں پس یہہ سراسر
گمراہی ہے جسکو خدا تعالی پسند نہیں رکھتا
اور اجماع امت متروک ہونے اس طواف پر
کافی ہے۔ اور تحقیق فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

لاتجتمع امتی علی الضلالة۔
وقد قال تعالیٰ وَمَنْ يَّتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا۔

والله الهادی الی سوآء السبیل۔

امر برقمه خادم الشریعة راجی لطف ربه الخفی محمد صالح ابن المرحوم الشیخ الصدیق کمال الحنفی مفتی مکة المکرمة حالاً۔ کان الله له حامدًا مصلیًا مسلمًا۔

میری امت گمراہی پر متفق نہو گی۔ اور فرمایا اللہ تعالےٰ جو کوئی طریق مومنین کے سوا اور راہ اختیار کرے اُسکو ہم اُسی راہ مین چھوڑ دینگے جسکے وہ پیچھے پڑا اور دوزخ مین اُسکو داخل کرینگے۔ اور دوزخ برا ٹھکانا ہے۔ اور سیدھی راہ کی طرف خدا ایتعالےٰ ہادی ہے۔

اِس فتوی کے لکھنے کا حکم کیا گیا خادم شریعت امیدوار مہربانی خفیہ الٰہی کا یعنی محمد صالح ابن مرحوم صدیق کمال حنفی مفتی مکہ معظمہ بزمانۂ حال۔ اللہ تعالےٰ اُن دونو کا مددگار ہوجیو حامدًا مصلیًا مسلمًا۔

جواب حضرت مولانا مولوی محمد سعید صاحب بن محمد بابصیل متوطن مکہ معظمہ مفتی شافعیان دربارۂ حرمتِ طوافِ قبور

الحمد لله وحده۔ وصلی الله علی سیدنا محمد وعلی آله وصحبه والسالکین نهجهم بعده۔

اللهم هدایة للصواب۔

فی مختصر الفتاوی للامام الشیخ علی بن عمر ابن قاضی عن الشیخ عبد الله بن احمد بامخرمة

سب تعریف خدای یگانہ کے ہے۔ اور درود بھیجے اللہ تعالےٰ ہمارے سردار محمد پر اور اسکی آل اور اصحاب پر۔ اور اُن لوگون پر جو اُنکے بعد اُنکے طریقے پر چلے۔

ای ہمارے معبود ہمکو نیکی کی راہ دکھلا۔

مختصر الفتاوی مصنفہ علامہ شیخ علی بن عمر ابن قاضی شیخ عبد اللہ بن احمد بامخرمہ سے منقول

ما نصه قالوا يحرم توجه المصلي الى قبره
صلى الله عليه وسلم
ويكره الى قبر غيره
والطواف بقبره صلى الله عليه وسلم حرام۔
وبقبر غيره مكروه بل لا يبعد
حرمته ايضا انتهى
وفي كتاب الزواجر عن اقتحام الكبائر
للعلامة الشيخ احمد بن حجر الهيتمي
ما ملخصه الكبيرة
الثالثة والرابعة والخامسة والسادسة
والسابعة والثامنة والتسعون اتخاذ القبور
وايقاد السُرُج عليها واتخاذها
اوثانا والطواف بها و
استلامها والصلوة اليها
اخرج الشيخان وابو داؤد عنه
صلى الله عليه وسلم
انه قال قاتل
الله اليهود اتخذوا قبور انبيائهم
مساجد۔ واخرج الشيخان
وغيرهما عن ابي هريرة رض
لعن الله
اليهود والنصارى اتخذوا قبور انبيائهم
مساجد۔ واخرج ابن حبان

کہ فقہا کہتے ہیں نمازی کا متوجہ ہونا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی طرف حرام ہے۔
اور کسی اور کی قبر کی طرف متوجہ ہونا مکروہ ہے۔
اور طواف قبر شریف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حرام ہے
اور غیر قبر حضرت کے اور کا طواف مکروہ بلکہ حرام بھی
قریب ہے انتہی یہانتک ہے عبارت مختصر الفتاوی کی
اور کتاب الزواجر عن اقتحام الکبائر مصنفہ
علامہ شیخ احمد بن حجر الہیتمی میں اسطرح ہے
کہ جسکا خلاصہ یہ ہے کبیرہ گناہوں میں سے
تراونوے چرانوے پچانوے چھیانوے
ستانوے اٹھانوے ہیں قبور کا مسجد بنانا
اور قبروں پر چراغ روشن کرنا اور انکو
بُت کی طرح بنانا اور طواف کرنا اور
قبروں کو بوسہ دینا اور انکی طرف نماز پڑھنا ہے
بخاری اور مسلم اور ابوداؤد نے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے اسطرح روایت کی ہے
کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلاک کرے
اللہ تعالے یہود کو انہوں نے اپنے انبیا کی
قبروں کو مسجد بنایا۔ اور بخاری اور مسلم
اور علاوہ انکے اوروں نے ابوہریرہ رض
سے روایت کی کہ لعنت کرے اللہ تعالے
یہود اور نصارے پر جنہوں نے اپنے نبیوں کی
قبروں کو مسجد بنایا۔ اور ابن حبان نے

عن انس رضہ نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصلوة الى القبور۔

انس رضہ سے روایت کی ہے کہ مقابر کی طرف نماز پڑھنے سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔

واخرج ابن سعد عنه صلى الله عليه وسلم انه قال الا ان من كان قبلكم كانوا يتخذون قبور انبيائهم وصالحيهم مساجد فلا تتخذوا القبور مساجد فاني انهاكم عن ذلك وفي ذلك تحذير للامة مما صنعوا كما في رواية يحذر ما صنعوا اى يحذر امته بقوله لهم ذلك من ان يصنعوا كصنع اولئك فيلعنوا كما لعنوا۔

اور ابن سعد نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی کہ خبردار ہو جو تمسے پہلے گذر گئے انہون نے اپنے انبیا اور صالحین کی قبرون کو مسجد بنالیا تھا تمنے ہرگز قبرون کو مسجد نہ بنانا۔ مین تمکو اس سے منع کرتا ہون۔ اس نہی مین امت کے لئے ڈرانا اور تنبیہ ہے امور نو احداث سے جسکو اختراع کرلیا ہے جیسا اور روایت مین ہے کہ ڈراتے تھے امت کو بدعات سے کہ ایسا ہو کہ پہلون کی طرح سے مبتلاے بدعات ہو کر مثل اونکی ملعون ہو جاوین۔ اور قبرون کے مسجد بنانے کے یہہ معنے ہین کہ قبرون پر نماز پڑھین یا انکی طرف متوجہ ہوکر نماز پڑھین۔

واتخاذ القبر مسجدا معناه الصلوة عليه او الصلوة اليه۔

وقال اصحابنا تحرم الصلوة الى قبور الانبياء والاولياء تبركا واعظاما فاشترطوا شيئين ان يكون قبر معظم وان يقصد بالصلوة اليه ومثلها الصلوة عليه التبرك والاعظام وكون هذا الفعل كبيرة ظاهر من الاحاديث المذكورة

اور ہمارے صحاب کہتے ہین کہ انبیا اور اولیا کی قبرون کی طرف ارادہ تبرک اور تعظیم سے نماز پڑھنا حرام ہے۔ دو شرطین قرار دین ایک یہہ کہ قبر معظم ہو دوسری یہہ کہ اسکی طرف نماز پڑھنے سے تبرک اور تعظیم مقصود ہو۔ اور مثل اسکی ہے قبر پر نماز پڑھنا اور اس فعل کا کبیرہ ہونا احادیث مذکورہ سے صاف ظاہر ہے۔

وقاس بعض علمائنا الشافعية على المصرّح به في الاحاديث كل تعظيم للقبر وايقاد السرج عليه تعظيماً له وتبركاً به والطواف به كذلك وهو اخذ غير بعيد انتهى مخلصاً۔

ومن ذلك يُعلم الجواب ان الطواف بالقبور المذكورة بقصد التعظيم حرام۔ وان قول المولوي باباحة طواف قبور الانبياء كذب وزور فضلاً عن قوله بندبها۔

واما استدلالاته بامور العقلية والنقلية فهي فاسدة غير مستقيمة كما يعرف ذلك من له ادنى مسكة في العلم۔ والله سبحانه وتعالى اعلم۔

امر برقمه المرتجي من ربه كمال النيل محمد سعيد بن محمد بابصيل مفتي الشافعية بمكة المحمية غفر الله له ولوالديه ولمشايخه ولاخوانه ومحبيه وجميع المسلمين آمين۔

اور بعض علماء ہمارے شافعیہ نے امور مصرحۂ حدیث پر یہ قیاس کیا ہے کہ جو تعظیم قبر کی مثل چراغ جلانے اور طواف کے ازراہ تبرک اور تعظیم ہو وہ بھی ایسی ہی یعنی حرام اور ممنوع ہے اور یہ قیاس قریب ہے انتہے ملخصاً۔ اور اس مذکور سے جواب سمجھا گیا کہ قبروں کا طواف بقصد تعظیم حرام ہے۔ اور یہ کہ مولوی جو قبور انبیاء کے طواف کو جائز کہتا ہے اُسکا قول سراسر جھوٹ اور فریب ہے مندوب ہونا کجا۔ اور جو اُسنے استدلال امور عقلیہ اور نقلیہ سے کئے ہیں وہ سب فاسد اور نادرست ہیں۔ اِسکو ہر کوئی سمجھ سکتا ہے جسکو کچھ بھی علم سے مَس ہو۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

محمد سعید بن محمد باجسیل مفتی شافعیہ مکہ معظمہ

جواب حضرت مولانا مولوی محمد بن حسین متوطن مکہ معظمہ مفتی مالکیان دربارہ حرمت طواف قبور اولیاء

اللهم هداية للصواب الحمد لله وحده

رب زدني علماً

في المدخل لابن الحاج رح في فصل زيارة

اللہم ہدایۃ للصواب الحمد للہ وحدہ۔

رب زدنی علماً

مدخل ابن حاج رح کے فصل زیارت

النبي صلى الله عليه وسلم ما نصه وترى من لا علم عنده يطوف بالقبر الشريف كما يطوف بالكعبة المشرفة-
ويتمسح به ويلقون عليه مناديلهم وثيابهم يقصدون بها التبرك
وذلك كله من البدع لان التبرك انما يكون بالاتباع له صلى الله عليه وسلم- وما كان سببًا لعبادة الجاهلية للاصنام الا من هذا الباب ولاجل ذلك كره علماؤنا رحمهم الله التمسح بجدار الكعبة او جدار المسجد او بالمصحف او غير ذلك مما يتبرك به سدًّا لهذا الباب ولمخالفة السنة لان صفة التعظيم موقوفة عليه صلى الله عليه وسلم وكل ما عظمه رسول الله صلى الله عليه وسلم نعظمه ونتبعه فيه- فتعظيم المصحف قراءته والعمل بما فيه- لا تقبيله ولا القيام اليه كما يفعل بعضهم في هذا الزمان- وكذلك المسجد تعظيمه الصلوة فيه

روضۂ منورہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین مذکور ہے- اور تو بےعلم (جاہل) کو دیکھیگا کہ وہ قبر شریف کا اسطرح طواف کرتا ہے جسطرح کعبۂ شریف کا طواف کرتا ہے- اور وہ اسکو ہاتھ لگاتا ہے اور چومتا ہے- اور اپنے مندیل (رومال) اور کپڑے بقصد تبرک ڈالتے ہین اور یہہ سب بدعت ہے کیونکہ تبرک صرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع مین ہوتا ہے- اور زمانۂ جاہلیت مین بت پرستی کا سبب اسیطرح ہوا ہے- اور اسی سبب سے ہمارے علما رحمہم اللہ علیہم نے کعبہ اور مسجد کو اور قرآن شریف کو بطور تبرک چھونا بدعت کا دروازہ بند کرنے کے لئے اور سنت کی مخالفت کی وجہ سے مکروہ فرمایا ہے- کیونکہ تعظیم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان پر موقوف ہے- جس چیز کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعظیم فرمائی ہے ہم بھی اُسکی تعظیم کرینگے اور حضرت کا اتباع کرینگے چنانچہ قرآن کی تعظیم اسکا پڑھنا اور اُسکے احکام پر عمل کرنا ہے- نہ بوسہ دینا اور اُسکے لئے اُٹھنا جیسا اس زمانہ مین بعضے لوگ کرتے ہین- اسیطرح مسجد کی تعظیم اُسمین نماز پڑھنا ہے

لا التمسح بجدارها — وكذا
زيارة القبور تعظيمها الدعاء عندها
والتوسل بهم الى الله تعالى لا الطواف بها
لان ذلك لم يرد عن النبي صلى الله عليه وسلم
ولا عن السلف الصالح والخير كله في الاتباع
والشر كله في الابتداع —
قال تعالى: مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ
فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا —
وقال عليه الصلوة والسلام عن ام
المؤمنين السيدة عائشة رضي الله عنها
من احدث في امرنا هذا ما ليس فيه فهو رد —
رواه البخاري وغيره
وفي الحديث وشر الامور محدثاتها
وكل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة —
الى غير ذلك من الآيات القرآنية والاحاديث
النبوية. وما ذكره السائل مما
استدل به هذا المبتدع لا ينتج له
مطلوبا كما هو ظاهر لمن له ادنى معرفة
نعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات

نہ اُنکی دیواروں پر ہاتھ پھیرنا اسیطرح سے
زیارت قبور۔ اُنکی تعظیم وہاں دعا کرنا
اور اُنکو خدا کے یہاں وسیلہ پکڑنا ہے۔ نہ طواف کرنا
کیونکہ یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سلف
صالح سے وارد نہیں ہوا اور تمام بھلائی اتباع میں
اور تمام برائی بدعت پیدا کرنے میں ہے۔
خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے جو تمہارے پاس رسول
لایا اُسکو لو اور جس سے منع کیا اُس سے باز رہو
اور حضرت عائشہ رضہ سے مروی ہے کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمارے دین میں
کوئی نئی بات نکالے وہ مردود ہے۔
اس حدیث کی روایت بخاری وغیرہ نے کی ہے۔
اور حدیث میں ہے بد ترین کاموں کے نو پیدا
ہیں اور ہر امر نو پیدا بدعت ہے اور ہر بدعت
گمراہی ہے۔ اور بہت آیات قرآنی اور احادیث
نبوی اسمیں وارد ہیں۔ اور سائل نے
جو کچھ اس مبتدع کے استدلالات ذکر کیے ہیں
اُن سے اُسکا مطلب پیدا نہیں ہوتا چنانچہ
جسکو تھوڑا سا بھی علم ہو اُسپر ظاہر ہے۔
نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا

كتبه الراجي العفو من واهب العطية محمد بن الحسين مفتي المالكية في بلد الله المحمية
مصليا ومسلما —

جواب حضرت مولانا مولوی خلف بن ابراہیم صاحب متوطن مکہ معظمہ مفتی حنبلیان در بارۂ حرمت طواف قبور

الحمد للہ وحدہ رب زدنی علما
استمد من اللہ التوفیق والرشاد
الی اقوم الطریق۔
اللھم ھدایۃ الی الصواب واتباع سنۃ
سید المرسلین وآلہ وصحبہ المکرمین
والائمۃ الاربعۃ المجتہدین۔
لا یجوز الطواف بالقبور کما صرح بذلک
فی شرح الاقناع بقولہ
ویکرہ المبیت عند القبر وتجصیصہ
وتزویقہ وتخلیقہ
وتقبیلہ والطواف بہ و
تبخیرہ وکتابۃ الرقاع
الیہ ودسھا فی الانقاص والاستشفاء
بالتربۃ من الاسقام لان ذلک کلہ
من البدع۔
وتکرہ الکتابۃ علیہ
والجلوس علیہ لما روی
ابو مرثد الغنوی ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تجلسوا
علی القبور ولا تصلوا الیہا رواہ
مسلم۔

سب تعریف خدا وحدہ کے لئے ہے۔ ای میرے رب
میرے بڑھا مجھے علم سے۔ مدد چاہتا ہون
مین اللہ سے توفیق اور پختہ طریق کی رہنمائی
یا اللہ دکھا صواب کی راہ اور تابعداری سید
المرسلین کی اور انکی اولاد اور اصحاب بکرمین کی
اور چارون امامون مجتہدین کی۔
قبرون کا طواف جائز نہین ہے جیسے شرح
اقناع مین اسکی تصریح ہے باین عبارت کہ
مکروہ ہے شب باشی قبر کے پاس اور چونہ
گچ لگانا اور مزین کرنا اور قبر پر خوشبو
چھڑکنا اور بوسہ دینا اور طواف کرنا اور
کسی خوشبو کا دھان دینا اور عرضی پرچے
قبرون پر لگانے اور روشندانون مین اندر
ڈالنے اور قبرون کی مٹی کے ساتھ بیماریون
سے شفا چاہنا کیونکہ یہ سب امور بدعات
مین سے ہین۔ اور مکروہ ہے قبرون پر لکھنا
اور قبرون پر بیٹھنا اس دلیل سے جو
ابو مرثد غنوی نے روایت کی ہے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم قبرون پر
نہ بیٹھو اور انکی طرف نماز نہ پڑھو مسلم نے
اسکی روایت کی ہے۔

وعن ابی هريرة رض قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لان یجلس احدکم علی الجمرة فتحرق ثیابه وتخلص الی جلده خیرله من ان یجلس علی قبر مسلم رواه مسلم

اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیٹھنا ایک کا تم مین سے آگ کی چنگاری پر پھر وہ چنگاری اُسکے کپڑون کو جلا کر کھال تک پہونچ جاوے بہتر ہے اُس شخص کے حق مین مسلمان کی قبر پر بیٹھنے سے۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

ویکره الوطئ علیه ای علی القبر لقول الخطابی ثبت ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن توطئ القبور۔

اور مکروہ ہے چلنا قبرون پر بقول خطابی کہ ثابت ہوا ہے یہہ کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا قبرون پر چلنے سے

ویکره الاتکاء علیه لما روی عنه علیه الصلوة والسلام انه رأی رجلا قد اتکی علی قبر فقال لا توذی صاحب القبر

اور مکروہ ہے تکیہ لگانا قبر پر اسواسطے کہ روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کو قبر پر تکیہ لگائے ہوئے دیکھا پس فرمایا کہ صاحب قبر کو ایذا نہ دے۔

ویحرم التخلی علیها وبینها۔

اور حرام ہے بیٹھنا پاخانہ قبر پر اور درمیان قبرون کے۔

وقال ایضا فی شرح الاقناع ولا یتمسح ولا یمس قبر النبی صلی الله علیه وسلم ولا حائطه ولا یلصق به صدره ولا یقبله ای یکره ذلك لما فیه من اساءة الادب والابتداع۔ قال اثرم رأیت اهل العلم من اهل المدینة لا یمسون قبر النبی صلی الله علیه وسلم بل یقومون من ناحیة ویسلمون۔

اور ایضا شرح اقناع مین اسطرح تصریح کی ہے کہ ہاتھ نہ لگایا جاوے قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور نہ اُسکی دیوارون کو اور نہ سینہ لگایا جاوے اور نہ بوسہ دیوے یعنے یہہ سب امور مکروہ ہین کیونکہ بے ادبی اور بدعت ہے ہین۔ اثرم کہتے ہین کہ مدینہ شریف کے اہل علم کو دیکھا ہے کہ وہ قبر نبی صلعم کو ہاتھ نہین لگاتے ایک طرف مین کھڑے ہو کر سلام پڑھتے ہیں

قال ابو عبد الله وهكذا كان ابن عمر يفعل الى ان قال قال الشيخ ويحرم طوافه بغير البيت العتيق اتفاقا۔

واتفقوا على انه لا يقبله ولا يتمسح به فانه من الشرك وقال الشرك لا يغفره الله تعالى ولو كان اصغر انتهى۔

ومثله في شرح المنتهى ويكفي في الرد على هذا الخبيث المشار اليه في تجويزه الطواف بالقبور حديث ابي هريرة رضي ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لعن الله اليهود اتخذوا قبور انبيائهم مساجد متفق عليه۔

وهذا الزنديق المذكور جعلها كالبيت العتيق والبيت المعمور والشرع بالنقل لا بالعقل

وقد قال صلى الله عليه وسلم من احدث في امرنا هذا ما ليس فيه فهو رد۔ متفق عليه۔

واستدلاله لما ذكر دال على سخافة عقله وغاية جهله كما لا يخفى على ادنى واحد من الطلبة۔

ابو عبد اللہ کہتے ہیں کہ ابن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ یہان تک کہ کہا ابو عبد اللہ نے شیخ نے کہا ہے۔ اور حرام ہے طواف سوائے بیت العتیق کے اتفاقًا۔

اور کہا ہے متفق ہین اسپر کہ بوسہ نہ دیوے قبر کو اور نہ ہاتھ لگاوے اُسکو کیونکہ یہہ امور شرک ہین اور کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ شرک کو نہین بخشیگا اگرچہ ادنے درجہ کا شرک ہو انتہی۔

اور ایسا ہے شرح المنتہی مین مذکور ہے۔ اور اس خبیث کے رد کے واسطے جو طواف قبور کے جواز مین مشار الیہ ہے حدیث ابی ہریرہ رضی کی کافی ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کرے اللہ تعالیٰ یہود پر جنہون نے اپنے انبیاء کی قبرن کو مسجد بنایا متفق علیہ۔

اور اس زندیق نے قبور کو مثل بیت العتیق اور بیت المعمور کے قرار دیا اور مدار شرع کا نقل پر ہے نہ عقل پر۔

اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے ہمارے دین مین نئی بات نکالی جو دین سے نہین ہے وہ مردود ہے متفق علیہ

اور استدلال اس قائل کا بدلائل مذکورہ اُسکے اعلےٰ درجہ کے جہل اور رکاکت عقل پر دال ہے چنانچہ ادنے طالب علم پر پوشیدہ نہین۔

فليتق الله ربه۔
والله سبحانه وتعالى اعلم۔
امر برقمه الحقير خلف بن ابراهيم
خادم افتاء الحنابلة بمكة المشرفة
حامدًا مصليًا مسلمًا۔

پس چاہیے کہ ڈرے اپنے اللہ پروردگار سے
واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔
اسکے لکھنے پر مامور ہوا عاجز خلف بن
ابراہیم خادم افتاء حنابلہ مکہ شریف مین
بالفعل۔ حامدًا مصلیًا مسلمًا۔

جواب حضرت مولانا مولوی عباس بن جعفر بن صدیق متوطن مکہ معظمہ (حرسہا اللہ تعالیٰ) مفتی حنفیان دربارہ حرمت طواف قبور

الحمد لله وحده۔ رب زدني علمًا۔
قال الشيخ عبد الله بن الشيخ حسين
العفيف الكازروني في منسكه عند قوله
وليكثر من الزيارة ما نصه ولا يمس عند
الزيارة الجدار اي لانه خلاف الادب و
لا يلتصق به وكذا لا يقبله لان الاستلام
والقبلة من خواص بعض اركان الكعبة
ولا يطوف اي لا يدور حول البقعة
الشريفة لان الطواف من خواص الكعبة
ايضًا ولا ينحني ولا يقبل الارض فانه
اي كل واحد مما ذكر بدعة فيكون مكروهًا
واما السجدة فلا شك انها محرمة الخ ما ذكره
وقال الشيخ ملا علي القاري في شرحه على اللباب

الحمد وحدہ۔ رب زدنی علمًا۔
شیخ عبد اللہ بن شیخ حسن عفیف گازرونی رح
اپنی کتاب منسک مین جس جگہ یہ قول
مذکور ہے مصرح کہتے ہین ولیکثر من الزیارۃ
اور زیارت کے وقت دیوارون کو ہاتھ
نہ لگاوے کیونکہ یہ خلاف ادب ہے
اور نہ دیوار سے ملے اور ایسا ہی بوسہ بھی
نہ دیوے کیونکہ استلام اور بوسہ بعض ارکان
کعبہ کے خاصون مین سے ہے اور طواف
نکرے یعنی نہ پھرے گرد کسی جگہ شریفہ کے
کیونکہ طواف بھی خواص کعبہ شریفہ سے ہے
اور نہ جھکے اور نہ بوسہ دے زمین کو اسواسطے
کہ یہ کل مذکورات بدعت مین داخل ہین
پس مکروہ ناپسند ہین۔ اور سجدہ کے
حرام ہونے مین تو شک نہین الی آخرہ۔
اور شیخ ملا علی قاری نے شرح لباب مین

خواصون

عند قول الماتن ولا یمس عند الزیارۃ الجدار ما تفسیرہ بقولہ ای لانہ خلاف الادب فی مقام الوقار۔

جس جگہ یہہ قول ماتن کا ہے ولا یمس عند الزیارۃ الجدار یہہ تفسیر کی ہے مس دیوار نکرین اسلئے کہ وقار کے مقام مین یہہ بات خلاف ادب ہے

ولا یقبلہ لان الاستلام والتقبیل من خواص بعض ارکان الکعبۃ۔

اور ایسا ہے بوسہ نہ دیوے کیونکہ استلام اور بوسہ بعض ارکان کعبہ شریفہ کے خاصون مین سے ہے۔

وعند قول الماتن ایضا ولا یلتصق بہ شئ ای بالتزامہ ولصوق بطنہ و لعدم ورودہ۔

اور قول ماتن ولا یلتصق بہ کی یہہ تفسیر کی ہے کہ التزام دیوار کا نکرے اور شکم کو نہ لگاوے اسلئے کہ وارد نہین ہوا کسی روایت مین

ھر ولا یطوف بہ شئ ای ولا یدور حول البقعۃ الشریفۃ لان الطواف من مختصات الکعبۃ الشریفۃ فیحرم حول قبور الانبیاء والاولیاء۔

ھر ولا یطوف بہ شئ اور مقام بزرگ کے گرد نہ پھرے کیونکہ طواف خصوصیات کعبہ شریفہ مین سے ہے پس حرام ہے طواف گرد قبور انبیا و اولیاء کے۔

ولا عبرۃ بما یفعلہ العامۃ الجہلۃ ولو کانوا فی صورۃ المشائخ والعلماء ھر

اور عوام جاہلون کے افعال کا اعتبار نہین اگرچہ بصورت علما و مشائخ کے ہون۔

ولا ینحنی ولا یقبل الارض فانہ شئ ای کل واحد منہما بدعۃ شئ ای غیر مستحسنۃ او تکون مکروھۃ۔ الی ان قال عند قولہ ھر ولا یصلی الیہ شئ ای الی جہتہ صلی اللہ علیہ وسلم لانہ حرام بل یخشی بکفر فاعلہ [illegible] اذا قصد تعظیمہ الی آخر ما ذکرہ فیہ۔

ھر اور نہ جھکے اور نہ بوسہ دیوے زمین کو کیونکہ یہہ ترک بدعت ہے شئ ای ناپسندہ اور مکروہ مین۔ یہانتک کہ کہا ہے شرح قول ماتن ھر ولا یصلی الیہ شئ ای نہ پڑھے نماز طرف قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کیونکہ یہہ حرام ہے بلکہ فتوی کفر کا ہے اگر بارادہ عبادت یا بنیت تعظیم قبر کے ہو تا آخر اسکے جو اسمین ذکر کیا گیا ہے۔

وقال الشيخ ابن عابدين في حاشيته على الدر المختار في الجزء الاول ما نصه ويكره النوم عند القبر وقضاء الحاجة بل الاولى وكل ما لم يعهد من السنة والمعهود منها ليس الا زيارتها

اور کہا شیخ ابن عابدین نے اپنے حاشیہ میں جو درمختار پر اُسکی جزو اول کا ہے اِس تصریح سے اور مکروہ ہے سونا قبر کے پاس اور قضا حاجت بلکہ قضا اولے بالکراہت ہے اور ہر فعل جو معہود من السنۃ نہین اور معہود سنت سے صرف زیارت ہے۔

وقال في محل اخر قال في الظهيرية والسنة زيارتها قائمًا والدعاء عندها قائمًا كما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعله في الخروج الى البقيع ويقول السلام عليكم الى اخره۔

اور دوسری جگہ مذکور ہے کہ ظہیریہ مین ہے اور مسنون اُسکی زیارت ہے کھڑے ہوکر اور دعا نزدیک اُسکے کھڑے ہوکر جیسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے جب بقیع مین تشریف لیجاتے اور کہتے السلام علیکم الخ

فانظر اولا عند قوله والمعهود منها ليس الا زيارتها في اداة الحصر فان فيه وفي ما قبله مقنعا۔

اب غور کر حرف حصر مین جو قول والمعهود منہا لیس الا زیارتہا مین ہے پس اس حصر اور اِسکے ماقبل مین کفایت ہے۔

ولم يطف صلى الله عليه وسلم حول قبر من قبور الصحابة رضي الله تعالى عنهم ولم ينقل عن احد من الصحابة رضوان الله عنهم انه طاف حول قبره الشريف بعد انتقاله ولا عن احد من التابعين رض۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رض کی قبرون مین سے کسی قبر کا طواف نہین کیا اور اصحاب مین سے کسی سے منقول نہین کہ کسی نے بعد وفات حضرتؐ کے قبر شریف کے گرد طواف کیا ہو۔ اور نہ تابعین سے کوئی روایت ہے۔

فالحاصل من ذلك ان القائل بالطواف حول القبر تعظيما لصاحبه كما زعم مبتدع۔

پس حاصل اسکا یہ ہوا کہ قائل بطواف قبر بہ نیت تعظیم صاحب قبر حسب زعم خود مبتدع ہے۔

وقد عرّف العلماء الكرام البدعة كصاحب الدرر وغيره بأنها اعتقاد خلاف المعروف عن الرسول صلى الله عليه وسلم وبأنها ما احدث على خلاف الحق المتلقى عن الرسول صلى الله عليه وسلم من علم او عمل او حال بنوع شبهة او استحسانا الخ۔

فلو تعلل هذا المبتدع بشبهة قياس القلب الذى هو انموذج الكعبة فى انه يطاف بصاحبه كما يطاف بالكعبة فقياسه هذا قياس مع الفارق۔

ولان سلّم ان قياسه هذا صحيح فليس بمقبول لان باب القياس مسدود بقول العلماء الكرام كصاحب الدرر وغيره ان القياس بعد الاربعمائة منقطع وليس لاحد ان يقيس الخ

ومع ذلك فقوله مردود عليه بقول صاحب اللباب صريحا ولا يطوف به وبتفسير شارحه بقوله اى ولا يدور حول البقعة الشريفة لان الطواف من مختصات الكعبة المنيفة ويحرم حول قبور الانبياء والاولياء الى آخر ما قال الخ موافق لقول الشيخ الگازرونی

اور علمای کرام نے مثل صاحب الدرر وغیرہ کے بدعت کی یہ تعریف کی ہے کہ بدعت اعتقاد ہے خلاف اسکے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے معروف ہے اور بدعت وہ ہے جو احداث کیا جاوے خلاف حق کے جو کہ حضرت صلعم سے منقول ہے علم ہو یا عمل یا حال کسی نوع شبہ یا استحسان سے الخ۔

پس اگر یہ مبتدع حجت پکڑے اس طرح پر کہ ہر قلب کو نمونہ کعبہ کا قرار دیکر صاحب قلب کے گرد بھی طواف مثل کعبہ شریف کے کیا جاوے تو یہ قیاس اُسکا قیاس مع الفارق ہے۔ یعنی غلط محض ہے۔۔

اور اگر بالفرض تسلیم کریں تو بھی مقبول نہیں ہو سکتا کیونکہ باب قیاس بند ہو چکا ہے جیسا کہ علمای کرام مثل صاحب الدرر وغیرہ کہتے ہیں کہ بعد چوتھے عصر کے پانی جاری قیاس کا منقطع ہو چکا پس کسی کو قیاس کی گنجایش باقی نہیں رہی الخ

اور باوجود اس کے موافق قول صاحب اللباب کے قول مردود علیہ تصریح ہے اور قول ولا یطوف بحسب تفسیر شارح اسطرح ہے کہ جگہ متبرک کے گرد نہ پھرے کیونکہ طواف کعبہ شریف کے خصوصیات سے ہے پس قبور انبیا و اولیا کا طواف حرام ہے اور یہ قول مخالفوں کا شیخ گازرونی کے قول کے مطابق ہے۔

فی منسکه المتقدم ذکرہ اعلاہ فانه کافٍ فی الرد علیه۔	جو منسک مین بیان کیا ہے جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے یہہ کل مذکور مدعی طواف کے رد کے واسطے کافی ہے۔
قال فی الشفاء قال علیه الصلوة و السلام اللّٰهم لاتجعل قبری وثناً یُعبد انتهی۔ واللّٰه سبحانه وتعالی اعلم۔	اور شفا مین مذکور ہے کہ فرمایا علیه الصلوة والسلام نے ای خدا میری قبر کو بت نہ بنا جسکی پرستش کیجاوے۔ انتهی واللّٰه سبحانه وتعالے اعلم۔
امر برقمه الراجی من ربه العون والتوفیق عبدہ عباس بن جعفر بن صدیق	عباس بن جعفر بن صدیق حنفی۔

جواب مولانا مولوی محمد حسین صاحب بن محمد السندھی الحنفی شیخ اہل الہندیه در مکہ معظمہ دربارۂ حرمت طواف قبور

الحمد للّٰه الذی لایُعبد سواہ۔ الکریم الذی قسم خلقه الی اقسام فقسم اضله وقسم هداہ وقسم اسعدہ وقسم اشقاہ۔ والصلوة والسلام علی اشرف نبی اصطفاہ وعلی اٰله واصحابه ومن نحا نحوہ ووالاہ۔	جمیع حمد اُسکے لئے ہے جسکے سوا کوئی معبود نہین وہ ایسا کریم ہے جسنے اپنے مخلوق کو چند اقسام بنایا کسی قسم کو ہدایت فرمائی کسیکو گمراہ کیا بعض کو سعید بعض کو شقی اور صلوة اور سلام ہو جیو اُس اشرف نبی پر جسکو برگزیدہ فرمایا اور اُسکی آل واصحاب پر اور جو اُنکے طریقہ پر چلے اور اُن سے محبت رکھے۔
قال العلامة الخیر الرملی ویکرہ ان یجعل علی القبر مظلة وان یقبل التابوت الذی یجعل فوق القبر	علامہ خیر رملی کہتے ہین قبر پر سایبان بنانا مکروہ ہے اور بوسہ دینا اُس تابوت کو جو قبر پر بنایا جاتا ہے۔

اتخاذها مساجد وبناء المساجد
عليها وتعليق الستور عليها واقامة
السدنة لها ودعاء اصحابها والطواف
حولها وغير ذلك من المنكرات انتهى

وقال ايضا فى موضع اخر منها بعد
سياق حديث لاتتخذوا قبرى عيدا
ما نصه فمن اتخاذها عيدا عيد الاغلاة
يتخذونها عيدا اذا راوها من مكان بعيد
ينزلون عن الدواب ويضعون الجباه
على الارض ويقبلون الارض و
يكشفون الرؤس وينادون من مكان
بعيد ويستغيثون بمن لايبدى و
لايعيد ويرفعون الاصوات بالصياح
ويرون انهم ازدادوا فى الربح على الحجيج

حتى اذا وصلوا اليها يصلون عندها
ركعتين ويرون انهم قد احرزوا
من الاجر من صلى الى القبلتين
فتراهم حول القبور سجدا يبتغون
فضلا من الميت ورضوانا ـ

قبروں کے مسجد بنا لینے کو واجب ٹھہرایا ہے
اور قبروں پر مسجد بنانے اور پردے لٹکانے
اور مجاور مقرر کرنے اور اصحاب قبور سے دعا
مانگنا اور گرد قبور طواف کرنے وغیرہ منکرات
کو لازم کیا ہے ۔ انتہی ۔

ایک اور جگہ اس کتاب میں بعد سیاق
حدیث لاتتخذوا قبری عیدا کے یہ تصریح کی ہے
کہ اتخاذ عید میں سے ہے عید الاغلاة یعنے
جو قبروں کو عید بناتے ہیں جب وہ دور سے
قبروں کو دیکھتے ہیں تو سواری سے پیادہ
ہو جاتے ہیں اور پیشانی زمین پر رکھتے ہیں
اور زمین کو بوسہ دیتے ہیں اور برہنہ سر
ہو جاتے ہیں اور دور سے پکارتے ہیں اور
استغاثہ کرتے ہیں اُن سے جو ابداء اور اعادہ
سے عاجز ہیں یعنی اہل قبور سے اور بلند
آواز سے چلاتے ہیں اور اعتقاد کرتے ہیں کہ
زیادتی نفع میں حاجیوں سے بڑھ گئے ہیں
یہاں تک جب وہ قبور کے پاس پہونچتے ہیں
تو دو رکعت پڑھتے ہیں اور اعتقاد رکھتے ہیں
کہ اُنہوں نے وہ ثواب حاصل کر لیا جو قبلتین
کی طرف پڑھنے والے کو حاصل ہوتا ہے ۔
پس گرد قبور کے ہجوم کرتے ہیں اور سجدہ کرتے
ہوئے فضل اور رضا چاہتے ہیں میت سے

وقد ملأوا أكفهم خيبةً وخسرانًا فلغير الله تعالى بل للشيطان ما يراق هناك من العبرات ويرتفع من الأصوات ويطلب من الحاجات ويسأل من تفريج الكربات وإغناء ذوي الفاقات ومعافاة أولي العاهات والبليات۔

ثم إنهم ينتشرون حوله طائفين متشبهين له بالبيت الحرام الذي جعله الله مباركًا وهدًى للعالمين ثم يأخذون القبل والاستلام كما يفعل بالحجر الأسود في المسجد الحرام ثم يعفرون على الجباه والخدود والله يعلم أنها لم تعفر تلك بين يديه في السجود انتهى۔

وما أسنده لتفسير النيشاپوري منقولًا فقد تصفحت ذلك ثمه فلم أجده مسطورًا۔

وراجعت كتب التفسير المعتبرة كتفسير ابن عباس رضي الله تعالى عنهما والكبير للفخر وروح البيان وأبي السعود والخطيب والخازن والبيضاوي والجلالين والبغوي والمدارك فلم أجد من نحى نحو ما نقله۔ وما عزاه لدستور القضاة من الملتقط غير صحيح۔

حالانکہ پُر کر لیا ہے اپنے ہاتھوں کو نقصان اور تباہی سے جو افعال کرتے ہیں غیر اللہ کے واسطے بلکہ شیطان کے واسطے ہیں از قسم اشک ریزی اور کرنے اور حاجات طلب کرنے اور کشادگی سختیوں کا سوال اور فاقوں سے اغناء اور تکالیف اور بلاؤں سے عافیت کی خواہش پھر گرد قبر کے طواف کرتے ہیں مشابہ طواف بیت الحرام کے جسکو اللہ تعالے نے مبارک اور ہدایت عالمین کے واسطے بنایا ہے پھر بوسہ دہی اور جو متشابہ حجر اسود مسجد الحرام کے ہے کرتے ہیں پھر اپنی پیشانیوں اور رخساروں کو خاک آلود کرتے ہیں اور اللہ تعالے جانتا ہے کہ انہوں نے خدا کیواسطے سجدہ نہیں کیا انتہی۔

اور جو مولوی نے سند تفسیر نیشاپوری کی نقل کی ہے میںنے تفسیر مذکور میں بہت تلاش کیا کہیں اسکا پتہ نہیں ملا۔

علاوہ ازیں اور کتب تفاسیر معتبرہ کو مثل تفسیر ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما اور تفسیر کبیر للفخر اور روح البیان اور ابی السعود اور خطیب اور خازن اور بغوی اور بیضاوی اور جلالین اور مدارک میں دیکھا مثل نقل مولوی کہیں نہیں ملا۔ اور جو حوالہ دستور القضاۃ کا ملتقط سے کیا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔

والمذکور ثمہ ما نصہ ویکرہ تجصیص القبور وتطیینہا والبناء علیہا والکتابۃ علیہا والاعلام بعلامۃ علیہا وان یزید واعلی تراب القبر الخارج منہ کذا روی عن ابی حنیفۃ رح۔

ولا باس برش الماء۔

وکرہ ابو حنیفۃ رح وطئ القبور والجلوس علیہا وان یقضی حاجتہ فی المقابر من بول اوغائط ویکرہ النوم عند القبر والصلوۃ عندہ۔

ولا باس بزیارۃ القبور والدعاء لہم ان کانوا مؤمنین من غیر ان یطأ القبور۔ وقال فیہ ایضا

وعن ابی حنیفۃ رح الاحسن للحاج ان یبدأ بمکۃ فاذا قضی نسکہ یاتی المدینۃ۔

وان بدأ بالمدینۃ جاز فیاتی قریبا من قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیقوم بین القبر والمنبر مستقبل القبلۃ۔

فیسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم علی ابی بکر ثم علی عمر رضی اللہ عنہما الخ

ولو کان الطواف من نوع التعظیم والتوقیر للشیخ کما زعمہ

اور مذکور اُس مین اس تصریح سے ہے اور مکروہ ہے چونہ گچ کرنا قبرون پر اور مٹی سے لیپنا اور اُنپر بنا کرنا اور لکھنا اور علامتین اُنپر لگانی اور خارج قبر سے زائد مٹی قبر پر ڈالنی اسیطرح امام ابو حنیفہ رح سے روایت ہے

اور پانی چھڑکنے مین کچھ خوف نہین۔

اور امام ابو حنیفہ نے مکروہ کیا ہے قبر پر چلنا اور اُسپر بیٹھنا اور مقابر مین بول و براز کرنا اور سونا قبر کے پاس اور نماز مکروہ ہے۔

اور زیارت قبر مین خوف نہین اور اُنکے واسطے دعائے مغفرت کرنے مین اگر وہ مؤمنین ہوون بدون پامال کرنے قبر کے۔ اور ملتقط مین ہے

اور مروی ہے امام ابو حنیفہ رح سے حاجی کیواسطے احسن یہ ہے کہ اول مکہ شریف مین حاضر ہو پھر جب نسک حج ادا کر چکے مدینہ شریف مین حاضر ہووے اور اگر مدینہ شریف مین اول حاضر ہووے جائز ہے۔ پس اول قریب قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اگر کھڑا ہووے درمیان قبر اور منبر کے قبلہ کیطرف منہ کر کے پس حضرت پر صلوۃ وسلام پڑھے پھر حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالی عنہما پر الخ

اور اگر طواف نو مین تعظیم اور توقیر للشیخ جائز ہوتا جیسا زعم قائل کا ہے

لامر به صلی الله علیه وسلم تعلیماً للجواز
ولطافت به صلی الله علیه وسلم
الصحابة رضوان الله علیهم فی حیاته وبعد
وفاته لانه الواسطة العظمی-
وهو احق من غیره واولی-
مع انه لم یقع ذلك اصلا-

وما نسبه لشراح الحدیث فی
تفسیرهم معنی حفتهم الملائکة
بالطواف فالمراد به الاحداق والاحاطة
کما هو مقرر فی کتب شراح الحدیث

قال الشیخ عبد الغنی المجددی فی
حاشیته المسماة بانجاح الحاجة
علی سنن ابن ماجة فی تفسیر معنی قوله
صلی الله علیه وآله وحفتهم الملائکة ما فسره بقوله
ای احدقوا واحاطوا بهم وتبعه فی المرقاة وغیرها
ولا یخفی علی الخبیر ان الاحداق والاحاطة
لا یعدان طوافا وما نقله عن خزانة الروایات
ووسیلة القلوب ومحك الطالبین
فغیر مسلم لتصریح العلماء رحمهم الله تعالی
بعدم جواز الافتاء من الکتب الغریبة و
لا یجوز لاحد ان یقیس

تو ضرور نبی صلی اللہ علیہ وسلم واسطے تعلیم جواز
کے امر فرماتے اور خود صحابہ رضی اللہ عنہم حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا بحالت حیات اور بعد
وفات طواف کرتے کیونکہ آپ بڑا واسطہ تھا
اور حضرت بنسبت غیر کے زیادہ احق اور اولی
تھے باوجودیکہ یہہ اصلا واقع نہین ہوا (یعنی
نہ حضرت نے امر فرمایا اور نہ کسی نے صحابہ رضی اللہ عنہم
سے طواف کیا) اور جو قائل نے شراح حدیث
کیطرف تفسیر حدیث مین منسوب کیا ہے
کہ معنی حفتهم الملائکة کی یہ تفسیر کی ہے
ای طافوا بهم سو مراد گرد اگرد جمع ہونا اور
احاطہ ہے نہ طواف جیسا کتب شراح حدیث
مین مقرر ہے - شیخ عبد الغنی مجددی نے
حاشیہ مسماۃ بانجاح الحاجة علی سنن ابن ماجہ
مین بیان کیا ہے تفسیر معنی قول صلی اللہ
علیہ وسلم مین وحفتهم الملائکة ای احدقوا
واحاطوا بهم اھ اور ایسا ہی مرقاۃ وغیرہ مین ہے
اور خبیر دانا پر واضح ہے کہ احداق اور احاطہ
طواف شمار نہین ہے اور جو اسنے خزانۃ الروایات
اور وسیلۃ القلوب اور محک الطالبین سے نقل
کیا ہے مسلم نہین اسلیے کہ علماء نے تصریح
کی ہے کہ کتب غریبہ پر فتوی جائز نہین اور
قیاس کرنا بھی اور کسیکو جائز نہین

لان باب القياس سد من بعد القرن الرابع والذى ثبت من فعل الامام رح حالة زيارته كما هو مصرح به فى كثير من الكتب المعتبرة انه كان يقف بالروضة الشريفة مستقبل القبلة المنيفة بحيث يكون رأس القبر الشريف عن يساره ثم يدور الى ان يقف تجاه الوجه الشريف مستدبر القبلة انتهى وهذه الادارة الحاصلة من الامام رح المشتملة على قليل من الخطأ لا يعد طوافا۔

وفيما ذكر كفاية ومقنع والله يهدى من يشاء الى صراط مستقيم ۔ اللهم هداية للصواب واتباعا لمن اوتى جوامع الكلم وفصل الخطاب والله سبحانه اعلم ۔

کیونکہ قرن رابع کے بعد قیاس کا دروازہ بند ہو چکا ہے اور جو فعل امام رح سے بوقت زیارت منصوص ہے کہ شرف زیارت روضۂ شریفہ کے مستقبل قبلہ شریفہ کے کھڑے ہوتے تھے اسطرح کہ سر قبر شریف کا بجانب چپ ہوتا پھر چلکر مقابل وجہ شریف کے قبلہ کی طرف پشت کرکے کھڑے ہوتے امر اس دورہ کا قلیل خطا پر مشتمل ہے طواف نہین شمار کیا جاتا ۔۔

اس جملہ مذکور مین کفایت اور بس ہے ۔ اور اللہ ہدایت کرے جسکو چاہے راہ مستقیم کی طرف ۔

امره رقمه الراجى لطف ربه الخفى محمد حسين بن محمد السندى الحنفى كان الله له ولوالديه ولمن احسن اليه وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم

جواب مولانا مولوی عثمان بن عبد السلام داغستانی حنفی مفتی مدینہ منورہ عفی عنہ

اسأل الله المولى الكريم ذا الطول ۔ التوفيق والاعانة فى الفعل والقول ۔ ما اجاب به ائمة الفتوى ببلد الله الحرام وحرره علماء حرميه الاعلام

مانگتا ہون مین اللہ مولے کریم طاقت والے سے توفیق اور مدد فعل اور قول مین ۔ جو کچھ فتوے کے امامون نے مکہ شریفہ مین جواب دیا ہے اور حرم شریف کے مشہور

في هذه المسئلة هو عين الحق الذي لاغبار عليه وفصل الخطاب الذي تمتد اعناق السائلين اليه وقد حصل الجواب بالنص الواضح الازهر وانجلى ليل الدجنة من جر الصبح الانور واستحق بلا شك ولا مرية هذا المفترى عقوبة الفرية۔

عالمون نے لکھا ہے اس مسئلہ میں وہ عین حق ہے اُسپر کچھ غبار نہیں اور فصل الخطاب ہے جسکی طرف گردنیں دراز ہوتی ہیں اور بیشک واضح اور روشن نص سے جواب حاصل ہو گیا ہے اور صبح روشن سے رات سیاہ دور ہو گئی اور وہ مفتری مجوز طواف قبور بیشک اپنے افترا کے عذاب کا مستحق ہو گیا۔

وكيفية الزيارة بينتها السنة السنية وجاءت بها بيضاء نقية۔ ففي فتح القدير ويكره النوم عند القبر وقضاء الحاجة بل اولى وكل مالم يعهد من السنة۔ والمعهود منها ليس الا زيارتها والدعاء عندها قائما كما كان يفعل رسول الله صلى الله عليه وسلم في الخروج الى البقيع۔

اور زیارت کی کیفیت کو تو سنت روشن نے بیان کر دیا ہے اور دلائل روشن اُسمیں آچکی ہیں۔ پس فتح القدیر میں ہے اور مکروہ ہے قبر کے پاس سونا اور قضای حاجت بلکہ قضا اولے بالکراہت ہے اور جو فعل معہود من السنۃ نہیں۔ اور معہود من السنۃ صرف قبر کی زیارت ہے اور دعا پاس اُسکے کھڑا ہو کر جیسا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے جب بقیع طرف تشریف لیجاتے۔

ويقول السلام عليكم دار قوم مؤمنين انا ان شاء الله بكم لاحقون اسأل الله لي ولكم العافية۔

اور کہے السلام علیکم الخ انتہی۔

وفيه روى ابو حنيفة رح في مسنده عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما من السنة ان تاتي قبر النبي صلى الله عليه وسلم من قبل القبلة وتجعل ظهرك الى القبلة وتستقبل القبر بوجهك ثم تقول

اور فتح القدیر میں ہے کہ ابو حنیفہ رح نے اپنی مسند میں ابن عمر رض سے روایت کیا ہے سنت سے ہے کہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کو قبلہ کی طرف سے آوے اور اپنی پشت قبلہ طرف کرے اور منہ قبر کی طرف۔ پھر کہے

السلام عليك ايها النبي ورحمة الله
وبركاته انتهى ـ وفي المواهب اللطيفة
على مسند الامام ابي حنيفة رح للعالم
العلامة والسند الفهامة خاتمة المحدثين
ببلد سيد المرسلين شيخ مشائخنا
المرحوم عابد السندي المدني الحنفي
ولا يطوف الزائر بقبره صلى الله عليه وسلم
لاجماعهم ان الطواف بالقبر محرم كتحريم
الصلوة الى قبره الشريف ـ

ويكره الصاق البطن والظهر بجدار
القبر الشريف لانه خلاف الادب
ولانه لم يؤذن فيه ـ ويكره
مسح جدار القبر باليد وتقبيله بل
الادب ان يبعد عنه كما يبعد عنه
لو كان صلى الله عليه وسلم حيا ـ
ولا يغتر بفعل العوام فانه يحسن
الاقتداء بالعلماء وبركة الاتباع عنهم
انتهى ـ وفي الحديث الشريف ان احبكم
الى واقربكم مني الذي يلحقني على
العهد الذي فارقني عليه رواه ابو يعلى
عن ابي ذر رض ـ

السلام عليك ايها النبي ورحمة الله
وبركاته ـ انتهى اور مواهب اللطيفه
على مسند الامام ابي حنيفه رض مین جو کہ
عالم علامہ سند فہامہ خاتمة المحدثين بلد
سيد المرسلين شيخ مشائخنا المرحوم
عابد سندھی مدنی حنفی کی تصنیف ہے یہ ہے
اور زیارت کرنے والا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی قبر شریف کا طواف نکرے کیونکہ سب کا
اتفاق ہے اسمین کہ قبر کا طواف حرام ہے
جیسا کہ قبر شریف کی طرف نماز پڑھنا بھی حرام ہے
اور مکروہ ہے پیٹ اور پیٹھ کا لگانا قبر شریف
کی دیوار کے ساتھ کیونکہ یہ خلاف ادب ہے ـ
اور اسمین اذن بھی نہین ـ اور مکروہ ہے
قبر کی دیوار کو ہاتھ لگانا اور اسکا بوسہ لینا بلکہ
دور کھڑا رہنا ادب ہے جیسا کہ آپ کی
زندگی مین ہونا چاہیے ـ
اور عوام کے فعل پر مغرور نہونا چاہیے کیونکہ علما کی
تابعداری اچھی ہے اور انہین کی تابعداری مین برکت ہے
انتہی اور حدیث شریف مین ہے کہ میرا زیادہ
پیارا اور نزدیک مجھ سے تم مین سے وہ شخص ہے جو
لاحق ہو میرے ساتھ اس عہد پر جس پر وہ
مجھ سے جدا ہوا ـ کی روایت ابو یعلی نے کی
ابی ذر سے رضی اللہ تعالی عنہما ـ

وعن جابر رضی الله عنه عنه صلی الله
علیه وسلم لتهوکن کما تهوکت الیهود
والنصاری لقد جئتکم بها بیضاء
نقیة لو کان موسی حیا ما وسعه الا
اتباعی رواه البیهقی فی الشعب
وعن انس رض عنه صلی الله علیه وسلم
ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم
بهما کتاب الله وسنة رسوله -
رواه مالك فی الموطأ -
وعن انس رض عنه صلی الله علیه وسلم
اتبعوا السواد الاعظم فانه من شذ
شذ فی النار رواه ابن ماجه -
والله سبحانه وتعالی ولی الهدایة
وبه العصمة والحمایة -
نمقه الفقیر الی عفو ربه القدیر
عثمان بن عبد السلام داغستانی
مفتی المدینة المنورة الحنفی عفی عنه

اور جابر رض سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے البتہ متحیر ہوگے تم جیسے متحیر ہوئے یہود اور
نصارے بیشک لایا ہوں میں تمہارے پاس سنت
روشن پاک - اگر موسیٰ زندہ ہوتا تو اسکو میری پیروی
کے سوا کچھ مجال نہوتی - رواہ البیہقی فی شعب الایمان
اور انس رض سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ میں نے دو چیزیں تم میں چھوڑی ہیں -
جب تک تم انکو محکم پکڑو کبھی گمراہ نہوگے قرآن
اور حدیث - روایت کیا اسکو مالک نے موطا میں
اور انس رض سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
بڑی جماعت کی پیروی کرو - کیونکہ جو پیچھے الگ ہوا
وہ دوزخ میں جائیگا - روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے
اور اللہ جل شانہ و تعالی ہدایت کا ولی ہے -
اور اسیکے ساتھ ہے نگہبانی اور حمایت

الحق ما قاله مفتی المدینة المنورة
علی ساکنها افاضل الصلوة والسلام

هذا الذی ذکره جناب مولانا الافندی عثمان داغستانی
مفتی المدینة المنورة علی ساکنها افضل الصلوة والسلام هو الحق
وهو المعول علیه والله الموفق للصواب والیه المرجع والمآب
نمقه الفقیر احمد خلیل نائب الائمة الشافعیة بمسجد خیر البریة -

تاریخ الطبع للعبد الظلوم الجهول غلام رسول الحنفی ساکن عادلگڑھ مشتملاً علی افتاء عدم جواز طواف القبور

بحمد الله از طبع کشف الستور	شکوک از دل مبتدع گشت دور
حق مسئله شد کماهی عیان	ز حق رفت باطل چو ظلمت ز نور
جواب مصفا در و هر جواب	بعدم جواز آمده بی قصور
طواف قبور از بزرگان دین	نشد مروی الا ببهتان و زور
کسے را نشد منفعت زین طواف	بجز دور ماندن ز قرب حضور
کنون بود گر این رسم بد [illegible]	نیارد در اسلام هرگز ظهور

بسالش ز انجام فتوی بجو کہ

١٣٢١ ھ

روا نیست قطعاً طواف قبور

سنه [illegible] تاریخ بطریق [illegible] ده است در ماده [illegible] است و عددش [illegible] آخر فتوی [illegible] مراد است از حرف انجام فتوی [illegible]